اللہ عزوجل اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخیاں

قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی

مولانا قاری رضاء المصطفیٰ

کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیئے ؟

انیس احمد نوری

مکتبہ نوریہ رضویہ ○ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

ہر طرح کی تعریف اُس ذاتِ کریم کی جس نے ہمیں ایسا رؤف ورحیم رسول عطا فرمایا کہ جس کو ساری ساری شب ہماری مغفرت کا سامان کرنا مطلوب اور ہمیں ہر آن آرام وراحت میں دیکھنا محبوب، پھر کروڑوں دُرود وسلام ہوں اُس رحمۃ للعالمین پر کہ جس نے اپنے کرم سے ہمیں قیامت تک کے فتنوں سے بار بار آگاہ کیا۔ کبھی حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیتُ اللہ شریف کی چابیاں لینے دینے کے دَوران فرمایا کہ یہ چابیاں تیری اَولاد میں تب تک رہیں گی کہ جب تک ایک ظالم جابر حاکم اپنے ظلم کے سبب تیری اولاد سے نہ چھین لے تو کبھی یمن وشام کے لئے دُعا فرما کر اور نجد کے لئے باوجود صحابہ کے اصرار پر دعا نہ فرما کر ہمیں نجدیوں کے فتنوں سے آگاہ فرمایا اور فرمایا کہ نجد سے شیطان کے سینگ نکلیں گے اور فتنہ انگیز نجدیوں کی علامت یہ بیان کی کہ وہ کُفار کو چھوڑیں گے اور مسلمانوں [۱] کو قتل کریں گے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کے عین مطابق عرب پر نجدیوں کے قبضے کے بعد لاکھوں عوام وعلماء اہلِ سنّت کو قتل (شہید) کرنا اور نہرو کو دعوت دے کر بلانا، پھر امن کا پیغمبر و رسول السلام کا لقب دینا، یہودی بنکوں میں سنکھوں روپیہ جمع کر کے مسلمانوں کے دُشمن یہودیوں کی مدد کرنا حضورِ انور کے ارشادات کی تصدیق کرتا ہے۔

انتقام

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان خُداداد پیش گوئیوں کے اِنتقام میں نجدیوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادوں، صاحبزادیوں، ازواج مطہرات جن پر ہمارے ماں باپ قربان اور تمام جلیل القدر صحابہ کے مزارت کو مسمار [۲] کیا اور اُنہیں نجدیوں نے تاج کمپنی سے حضور علیہ السلام کے ننانوے اسماء قرآن شریف کے آخر میں شائع ہونے بند کرائے اور اب حال ہی میں گستاخِ رسول وہابیوں نے امام اہلسنّت کے ترجمہ قرآن پر پابندی لگا کر (کہ جہاں ملے اُسے پھاڑ دو، یا جلا دو کا حکم صادر کر کے) اپنی آتشِ حسد سرد کرنے اور مسلمانوں کے دِلوں میں آگ بھڑکانے کی کوشش کی اور جو اِن گستاخوں کے دِلوں میں ہے وہ اس سے بھی کہیں زِیادہ جن نجدیوں کو مسجدِ نبوی سے متّصل حضورِ انور کا روضہ گوارا نہ ہو، اور آئے دِن اُس کو منتقل کرنے کے منصوبے بناتے ہیں۔ پھر اہلسنّت کا ترجمہ اُن کی آنکھوں میں کیوں نہ خار کی طرح کھٹکے؟ اُن کو وہی علماء پسند ہیں جو بتوں کی آیات انبیاء اور اَولیاء پر چسپاں کریں اور وہی تراجم اُن کو پسند ہیں جن میں خیانت کر کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت مجروح کی گئی ہو۔

---

[۱] ہند کے نجدیوں کا بھی یہی حال رہا، اِنگریز سے مُخبری کر کے ۱۸۵۷ء میں لاکھوں مسلمانوں کو پھانسی دِلوائی ۱۹۴۷ء میں ہندوؤں کا ساتھ دیا۔ مسلمانوں سے غدّاری کی اور یہی حال ان نجدیوں کا افغانستان میں ہے۔

[۲] تمام دُنیائے اسلام کے احتجاج پر کسی کسی قبر کا نشان بنا دیا۔ باقی قبور کو سڑکوں وغیرہ میں تبدیل کیا (پاکستان میں دیوبندی بھی ایسا ہی چاہتے ہیں)

قارئین فیصلہ کریں

اگلے صفحات میں آپ اسی طرح ۱؎ کے تراجم قرآن اور اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں کے چند آیات کے ترجمہ کا مختصر تقابلی مطالعہ فرما کر فیصلہ کریں کہ کس کا ترجمہ ناقص اور کس کا دُرست ہے۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

۱؎ مسٹر مودودی اور فتح محمد جالندھری کے ترجمے سے اِجتناب اس وجہ سے کیا گیا کہ خاص اُنہیں کے ترجمے کے تقابل پر ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی تھی۔ انگریزی اور سندھی تراجم چونکہ اُردو سے ٹرانسلیشن ہوتے ہیں لہٰذا اگر کہیں ناقص ہونے سے رہ گئے تھے تو وہ ٹرانسلیشن کرنے یا شائع کرنے والوں نے کسر پوری کی۔ تراجم کے تقابلی مطالعہ میں تاج کمپنی وغیرہ کے آخری ایڈیشنوں سے مدد لی ہے۔ اگر کہیں اِس کوشش میں ہم سے کوتاہی ہو تو قارئین مطلع فرمائیں۔

مولٰینا مفتی محمد حسین قادری رُکن مجلس شوریٰ

و شیخ الحدیث دارالعلوم غوثیہ سکھر

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ترجمۂ قرآنِ حکیم
اور دیگر اُردو تراجمِ قرآن کا تقابلی مُطالَعہ

سیرتِ سَرورِ کونین سمجھنے کے لئے　　　　تم کو قرآنِ مقدّس کو سمجھنا ہوگا

امامِ اہلسنّت، مجدّدِ ملّت اعلیٰ حضرت شاہ عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شجرہ نسب اِس طرح ہے۔
عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں بن مولانا محمد نقی علی خاں ابن مولانا رضا علی خاں۔
آپ کی ولادتِ باسعادت بریلی شریف کے محلّہ جسولی میں ۱۰ شوال المکرّم ۱۲۷۲ مطابق 14 جون 1856ء بروز ہفتہ بوقت ظہر ہوئی۔ آپ کا تاریخی نام المختار ہے۔ آپ نے اپنا سنِ ولادت اِس آیتِ کریمہ سے نکالا۔

اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان و ایّدھم بروح منہ (پ۲۸، سورہ مجادلہ، آیت ۲۲)

'یہ وہ لوگ ہیں جن کے دِلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی رُوحانیت سے ان کی مدد فرمائی۔'

آپ کے والدِ ماجد حضرت مولانا محمد نقی علی خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے وقت کے ممتاز عالم اور مُصنّف تھے۔
اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تقریباً تمام درسیات اپنے والد ماجد سے پڑھیں اور چودہ سال کی عمر میں ایک معرکۃ الآراء فتویٰ کا جواب تحریر کیا چنانچہ آپ کی اِستعداد اور خداداد قابلیت کی بناء پر اِس کم عمری میں آپ کو مُفتی کا منصب عطا کر دیا گیا۔ اعلیٰ حضرت نے اِستفتاء کے جوابات کے ساتھ ہی ساتھ تصنیف وتالیف کا کام بھی شروع کر دیا جس مسئلہ پر بھی آپ نے قلم اٹھایا اپنے تبحرِ علمی کی بدولت اُس کے ہر ہر پہلو پر نہایت عمدہ طریقے سے روشنی ڈالی اور ایسی واضح حجتیں اور براہین قائم فرمائیں کہ ہم عصر علماء و محدّثین نے امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت کا خطاب دیا۔
یوں تو آپ کے علمی کارناموں کی تفصیل بڑی طویل ہے لیکن ان سب سے بڑا علمی کارنامہ ترجمۂ قرآن مجید ہے۔ ترجمہ کیا ہے قرآنِ حکیم کی اُردو میں ترجمانی ہے بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ آپ کا یہ ترجمہ اِلہامی ترجمہ ہے، تو کچھ غلط نہ ہوگا۔

ترجمہ میں فصاحت ، بلاغت، اندازِ خطاب اور سیاق و سباق کا خیال

ایک زبان سے دوسری زبان میں لفظی ترجمہ کچھ مشکل نہیں بلکہ بہت ہی معمولی اور آسان کام ہے کسی بھی درخواست کا لفظی ترجمہ تو عرائض نویس بھی فوراً کر دیتے ہیں۔ مگر کسی زبان کی فصاحت وبلاغت، سلاست ومعنویّت، اس کے محاورات اور اندازِ خطاب کو سمجھنا۔ سیاق وسباق کو دیکھ کر کلمہ اور جملہ کی ترجمانی کرنا اِنتہائی دِقّت طلب کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم کی تشریح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کی۔ اس کی تفسیر آپ کے صحابۂ کرام نے بیان کی۔

ترجمہ میں مناسب معنی کا اِنتخاب

قرآنِ کریم کے دوسری زبانوں میں تراجم کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کسی لفظ کا ترجمہ عموماً اس کے مشہور معنی کے مطابق کردیا گیا ہے۔ حالانکہ ہر زبان میں کسی بھی لفظ کے بہت سے معانی ہوتے ہیں۔ ان مختلف معانی میں سے کسی ایک مناسب معنی کا اِنتخاب مترجم کی ذِمّہ داری ہے۔ ورنہ لفظ کا ظاہری ترجمہ تو ایک مُبتدی بھی کرسکتا ہے۔

بے اِحتیاطی کے نتائج

اعلیٰ حضرت کا ترجمہ ُقرآن مجید دیکھنے کے بعد جب ہم دنیا بھر کے تراجمِ قرآن پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت منکشِف ہوکر سامنے آتی ہے کہ اکثر مترجمینِ قرآن کی نظر الفاظِ قرآنی کی رُوح تک نہیں پہنچ سکی اور ان کے ترجمہ سے قرآنِ کریم کا مفہوم ہی بدل گیا ہے بلکہ بعض مقامات پر تو سہواً یا قصداً ترجمے میں اُن سے تحریف بھی ہوگئی ہے۔ یا لفظ بلفظ ترجمہ کرنے کے سبب حُرمتِ قرآن، عصمتِ انبیاء اور وقارِ اِنسانیّت کو بھی ٹھیس پہنچی ہے اور اِس سے بھی آگے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال ٹھہرایا ہے اِن تراجم کی بدولت وہ حرام قرار پاگئی ہیں اور انہیں تراجم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ بعض اُمور کا علم اللہ ربّ العِزّت کو بھی نہیں ہوتا۔ اِس قسم کا ترجمہ کرکے وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور مسلمانوں کیلئے بھی گمراہی کا راستہ کھول دیا اور یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کے ہاتھوں میں (اِس طرح کا ترجمہ کرکے) اِسلام کے خلاف اسلحہ دے دیا گیا۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش نامی کتاب اِسلام پر طنز سے بھری ہوئی ہے کہ جو خدا اپنے بندوں کے مکر، فریب، دغا میں آجائے اور خود بھی مکر، فریب، دغا کرتا ہو، ایسے خدا کو دُور سے سلام وغیرہ وغیرہ۔

اعلیٰ حضرت نے جملہ مستند و مرّوج تفاسیر کی روشنی میں قرآنِ حکیم کی ترجمانی فرمائی ہے۔ جس آیت کی وضاحت مفسّرینِ کرام کئی کئی صفحات میں فرمائیں مگر اعلیٰ حضرت کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوبی عنایت فرمائی کہ وُہی مفہوم ترجمہ کے ایک جملہ یا ایک لفظ میں ادا فرمایا۔ قلیل جملہ کثیر مطالب اِسی کو کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کے ترجمہ سے ہر پڑھنے والے کی نگاہ میں قرآنِ کریم کا اِحترام، انبیاء کی عظمت اور اِنسانیّت کا وقار بلند ہوتا ہے۔

ذیل میں اعلیٰ حضرت کے ترجمۂ قرآنِ کریم اور دیگر تراجمِ قرآن کا ایک تقابلی مطالعہ پیش کیا جاتا ہے۔

ولما یعلم اللّٰہ الذین جاھد وا منکم (پ۴، سورۂ آل عمران، آیت ۱۴۲)

ترجمہ: اور ابھی معلوم نہیں کیے اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں۔ (شاہ عبدالقادر)

حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)

وہ ہنوز تمیز نساختہ است خُدا آں را کہ جہاد کردہ انداز شما۔ (شاہ ولی اللہ)

حالانکہ ابھی اللہ نے اُن لوگوں کو تم میں سے جانا ہی نہیں جنہوں نے جہاد کیا۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

اور ابھی تک اللہ نے نہ تو اُن لوگوں کو جانچا جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہو۔ (تھانوی دیوبندی)

اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں۔ (دیوبندی محمود الحسن)

اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا اِمتحان نہ لیا۔ (اعلیٰ حضرت)

کیا اللّٰہ تعالیٰ علیم و خبیر نہیں ؟

اللہ تعالیٰ جو علیم وخبیر ہے، عالم الغیب والشہادۃ ہے، علیم بذاتِ الصدُور ہے۔ ان مترجمین کے نزدیک اُردو میں بے علم و بے خبر ہے آپ خود فیصلہ کریں ترجمہ پڑھنے کے بعد علمِ اِلٰہی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کمالیہ، دوسری طرف اِس قدر بے خبری کہ مومنین میں سے کون لوگ جذبۂ جہاد سے سرشار ہیں؟ اللہ کو اِس کا علم نہیں۔ ابھی اُس نے جانا ہی نہیں۔ گویا شانِ رسول کی تنقیص سے فارغ ہوئے تو شانِ الوہیّت پر حرف گیری شروع کردی۔

'اللہ نے نہیں جانا' شاہ رفیع الدّین صاحب کا خیال ہے۔ 'ابھی معلوم نہیں کیا اللہ نے' شاہ عبدالقادر صاحب کی اِیجاد ہے، 'ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے' محمود الحسن صاحب فرماتے ہیں۔

بروزِ حشر خدا و رسول کی گرفت سے نہ بچ سکیں گے

ترجمہ لکھتے وقت کس قدر غیر حاضر تھے یہ مترجمین، کہ تفسیر کے مطالعہ کی زحمت ہی نہیں کی اور کس سادگی سے قلم چلادیا۔ آج بھی ان حضرات کے معتقدین، مُریدین، مُتّبعین موجود ہیں۔ اگر ان تراجم پر اُن کے پیروکار مطمئن وخوش عقیدہ ہیں تو بروزِ حشر خدا اور رسول کی گرفت کیلئے تیار رہیں۔ ورنہ تفاسیرِ قرآن و ترجمہ اعلیٰ حضرت کے مطابق آئندہ تمام ایڈیشن قرآن کریم کے درست کرادیں، ورنہ ترجمہ پڑھنے والی نسل کی گمراہی کے ذِمّہ دار آپ ہوں گے۔

☆ .... ☆

و یمکرون و یمکر اللّٰہ و اللّٰہ خیر المٰکرین (پ۹، سورہ انفال، آیت ۳۰)

ترجمہ ﴿ اور وہ بھی فریب کرتے تھے اور اللہ بھی فریب کرتا تھا اور اللہ کا فریب سب سے بہتر ہے۔ (شاہ عبدالقادر)

...... ﴿ اور مکر کرتے تھے وہ اور مکر کرتا تھا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ نیک مکر کرنے والوں کا ہے۔ (شاہ رفیع الدین)

...... ﴿ وایشاں بدسگالی می کردند و خُدا بدسگالی می کرد (یعنی بایشاں) و خُدا بہترین بدسگالی کنندگان است۔ (شاہ ولی اللہ)

...... ﴿ وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ (محمود الحسن دیوبندی)

...... ﴿ اور حال یہ کہ کافر اپنا داؤ کر رہے تھے اور اللہ اپنا داؤ کر رہا تھا اور اللہ سب داؤ کرنے والوں سے بہتر داؤ کرنے والا ہے۔ (ڈپٹی نذیر احمد)

...... ﴿ اور وہ تو اپنی تدبیر کر رہے تھے اور اللہ میاں ۱؎ اپنی تدبیر کر رہے تھے اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے۔ (تھانوی دیوبندی) (۱؎ جو میاں اللہ تعالیٰ کیلئے لکھتا ہے وہی میاں کشف المحجوب کے خائن مترجم میاں محمد طفیل مودودی کو بولا جاتا ہے)

...... ﴿ اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔ (اعلیٰ حضرت)

اردو ترجمہ میں جو الفاظ استعمال ہوئے وہ شانِ الُوہیّت کے کسی طرح لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف مکر، فریب، بدسگالی کی نسبت اُس کی شان میں حرف گیری کے مترادف ہے۔ یہ بنیادی غلطی صِرف اِس وجہ سے ہے کہ اللہ اور رسول کے افعالِ مقدّسہ کو اپنے افعال پر قیاس کیا ہے۔ اِسی وجہ سے مترجمین نے ہنسی، مذاق، ٹھٹھا، مکر، فریب، علم سے بےخبر، بدسگالی کو اِس کی صِفت ٹھہرایا ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ 'میاں' کی صفت سے پاک

اللہ پاک کی عزّت افزائی کے لئے تھانوی صاحب نے میاں استعمال کیا ہے۔ ان تمام الفاظ کو سامنے رکھ کر اُلوہیّت کا آپ تصوّر کریں تو ربّ تبارک وتعالیٰ اِنسانوں سے عظیم تر اِنسان اُبھر کر آپ کے سامنے ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی رسولِ کریم کی شان کے لائق کوئی تعریف کی جاتی ہے تو یہ چیخ اُٹھتے ہیں کہ تم نے رسول کو اللہ سے ملا دیا اور خود موحّدوں کے امام نے میاں اللہ تعالیٰ کو کہہ کر عام انسانوں کے برابر لا کھڑا کیا تو پھر بھی وہابی دیوبندی توحید میں بال برابر فرق نہیں آیا۔ مذکورہ آیت میں مکر کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے تفاسیر کی روشنی میں کیا ہے خُفیہ تدبیر اور لفظ مکر کو پہلے مقام پر ترجمہ میں کافروں کی طرف منسوب کردیا۔ فافہم

☆ .... ☆

وَ وَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی (پ ۳۰، سورۃ وَالضُّحٰی، آیت ۷)

ترجمہ ❖ اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ دی۔ (شاہ عبدالقادر)

...... ❖ اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا پس راہ دِکھائی۔ (شاہ رفیع الدین)

...... ❖ دیافت تُرا راہ گم کردہ یعنی شریعت نمی دانستی پس راہ نمود۔ (شاہ ولی اللہ)

...... ❖ اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

...... ❖ اور تم کو دیکھا کہ راہِ حق کی تلاش میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہو تو تم کو دینِ اسلام کا سیدھا راستہ دِکھا دیا۔ (دیوبندی ڈپٹی نذیر احمد)

...... ❖ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا راستہ بتلا دیا۔ (اشرف علی دیوبندی تھانوی)

...... ❖ اور تم کو بھٹکا ہوا پایا اور منزلِ مقصود تک پہنچایا۔ (مقبول شیعہ)

...... ❖ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ (اعلیٰ حضرت)

آیت مذکورہ میں لفظ ضَآلًّا استعمال ہوا ہے۔ اس کے مشہور معنی گمراہی اور بھٹکنا ہیں۔ چنانچہ بعض اہلِ قلم نے مخاطب پر نوکِ قلم کے بجائے خنجر پیوست کر دیا۔ یہ نہ دیکھا کہ ترجمہ میں کس کو راہ گم کردہ، بھٹکتا، بے خبر، راہ بھولا کہا جا رہا ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عِصمت باقی رہتی ہے یا نہیں، اِس کی کوئی پرواہ نہیں۔ کاش یہ مفسرین تفاسیر کا مطالعہ کرنے کے بعد ترجمہ کرتے یا کم از کم اِس آیت کا سیاق وسباق (اوّل و آخر) ہی بغور دیکھ لیتے۔ اندازِ خطاب باری تعالیٰ پر نظر ڈال لیتے۔

ایک طرف مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی تمہیں تمہارے ربّ نے نہ چھوڑا اور نہ مکرُوہ جانا اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔ الخ اس کے بعد ہی رسولِ ذِیشان کی گمراہی کا ذِکر کیسے آ گیا۔ آپ خود غور کریں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر کسی لحظہ گمراہ ہوتے تو راہ پر کون ہوتا یا یوں کہئے کہ جو خود گمراہ رہا ہو، بھٹکتا پھرا ہو، راہ بھولا ہوا ہو، وہ ہادی کیسے ہو سکتا ہے؟

اور خود قرآنِ مجید میں نفی ضلالت کی صراحت موجود ہے۔ مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی (پ ۲۷، سورۃ نجم، آیت ۲) آپ کے صاحب (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ گمراہ ہوئے اور نہ بے راہ چلے۔ جب ایک مقام پر ربّ کریم گمراہ اور بے راہی کی نفی فرما رہا ہے تو دوسرے مقام پر خود ہی کیسے گمراہ اِرشاد فرمائے گا؟

☆ .... ☆

اِنَّا فَتَحنَا لَکَ فَتحاً مُّبِینا لِّیَغفِرَلَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ (پ۲۶، سورہ فتح، آیت ۱)

ترجمہ ❖ ہم نے فیصلہ کردیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔ (شاہ عبدالقادر)

❖...... تحقیق فتح دی ہم نے تجھ کو فتح ظاہر تو کہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں سے تیرے اور جو کچھ پیچھے ہوا۔ (شاہ رفیع الدین)

❖...... ہر آئینہ ما حکم کردیم برائے تو بفتحِ ظاہر عاقبت فتح آنست کہ بیامرزتر اخدا آنچہ کہ سابق گذشت از گناہِ تو وآنچہ پس ماند۔ (شاہ ولی اللہ)

❖...... بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلا فتح دی تا کہ اللہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کردے۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

❖...... اے پیغمبر یہ حُدیبیہ کی صُلح کیا ہوئی درحقیقت ہم نے تمہاری کھلم کھلا فتح کرادی تا کہ تم اِس فتح کے شکریہ میں دینِ حق کی ترقی کیلئے اور زیادہ کوشش کرو اور خدا اس کے صِلہ میں تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردے۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

❖...... بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلاّ فتح دی تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے۔ (تھانوی دیوبندی)

❖...... اے محمد ہم نے تم کو فتح دی۔ فتح بھی صریح وصاف تا کہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے۔ (فتح محمد جالندھری یہی ترجمہ محمود الحسن کا ہے)

❖...... بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح دی تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلے کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ (اعلیٰ حضرت)

حضور معصوموں کے سردار؟ یا گنہگار؟

عام تراجم سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی معصوم ماضی میں بھی گنہگار تھا۔ مستقبل میں بھی گناہ کرے گا۔ مگر فتحِ مبین کے صدقے میں اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہوگئے اور آئندہ گناہِ رسول معاف ہوتے رہیں گے۔

کاش یہ فتحِ مُبین آپ کو نہ دی گئی ہوتی تا کہ آپ کے گناہوں پر ستاری کا پردہ پڑا رہتا۔ اس معصوم رسول کے گنہگار ہونے کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا۔ کھلم کھلاّ فتح کیا ملی کہ رسولِ معصوم کے تمام مخفی گناہ ترجمہ پڑھنے والوں کے سامنے آشکار ہوگئے اور معلوم ہوا کہ

آئندہ بھی گناہ سرزد ہوتے رہیں گے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان گناہوں کی معافی کی پیشگی ضمانت ہوگئی ہے۔ ان مترجمین سے آپ دَرْیافت کیجئے کہ اِس آیت کی تفسیر میں جو تاویلات کی گئی ہے مفسّرِین نے جو معنی بیان کئے ہیں اس کے مُطابق اُنہوں نے ترجمہ کیوں نہیں کیا۔ ترجمہ پڑھنے والوں کی گمراہی کا کون ذِمّہ دار ہے؟ جب نبی معصوم گنہگار ہو تو لفظِ عصمت کا اطلاق کس پر ہوگا؟ عصمتِ انبیاء کا تصوّر اگر جُزوِ ایمان ہے تو کیا گنہگار خطا کار نبی ہوسکتا ہے؟ اقوالِ صحابہ مفسّرین کی توجیہات سے ہٹ کر ترجمہ کرنے پر کس نے آپ کو مجبور کیا۔ ایک عربی یہودی یا نصرانی یا ہمارے یہاں جنہوں نے عربی زبان پڑھی ہے وہ بھی اِس قسم کا ترجمہ کرسکتے ہیں تو آپ جو کہ عالمِ دین کہلاتے ہیں تفاسیر اور حدیث وفقہ کی تعلیم سے آراستہ ہیں۔ بغیر سوچے سمجھے لفظ بلفظ ترجمہ کردیں تو آپ میں اور اُن میں کیا فرق ہوگا؟ افسوس کہ لفظ ذنب کی تفسیر میں اِمام ابوالّیث یا سلمٰی کی توجیہہ پڑھ لیتے تو اِتنی فاش غلطی مترجمین سے نہ ہوتی۔ مگر یہ صاحبان جب تک رسول اللہ کی تنقیص جوئی نہ کرلیں اُن کو اپنے علم پر اعتماد نہیں ہوتا۔ ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ مطبوعہ تاج کمپنی نمبر پی 141 کے آخر میں مضامینِ قرآن مجید کی مکمل فہرست دی گئی ہے۔ اس فہرست کے حصہ دوم باب ۵ کا عنوان (سُرخی) یہ ہے، 'حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو خدا کی طرف سے عتاب ہوا یا آپ کی کسی بات پر گرفت ہوئی' حوالے کے طور پر ۹ آیات پیش کی گئی ہیں۔ اس سے آپ اُن کی اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے دِلی عداوت وبغض کا اندازہ کرسکتے ہیں۔

لَکَ میں ل سبب کے معنی ہیں

ظاہر ہے کہ اعلیٰ حضرت کا جوش عقیدت جناب ختمی مرتبت کے لئے اپنے کمال پر ہے۔ اُن کو بھی ترجمہ کے وقت یہ تشویش ہوئی ہوگئی کہ عصمتِ رسول پر حرف نہ آئے اور قرآن کا ترجمہ بھی صحیح ہوجائے۔ وہ عقیدت بھری نگاہ جو آستانہ رسول پر ہمہ وقت بچھی ہوئی ہے اُس نے دیکھا کہ لَـکَ میں ل سبب کے معنیٰ میں مستعمل ہوا ہے لٰہذا جب حضور کے سبب سے گناہ بخشے گئے تو وہ شخصیتیں اور ہوئیں جن کے گناہ بخشے گئے۔ اہلِ بصیرت کے لئے اِشارہ کافی ہے۔ معنویّت سے بھرپور روشن فتح کے مطابق ترجمہ فرمادیا۔

☆ .... ☆

فَاِنْ يَّشَآءِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ (پ ۲۵، سورۃ شوریٰ، آیت ۲۴)

ترجمہ ﴾ پس اگر خواہد خدا مہر نہد بر دل تو۔ (شاہ ولی اللہ)

...... ﴾ اگر خدا چاہے تو اے محمد تمہارے دِل پر مہر لگا دے۔ (فتح محمد جالندھری)

...... ﴾ پس اگر چاہتا اللہ، مہر رکھ دیتا اوپر دِل تیرے کے۔ (شاہ رفیع الدین)

...... ﴾ سو اگر اللہ چاہے مہر کر دے تیرے دل پر۔ (شاہ عبدالقادر)

...... ﴾ تو اگر اللہ چاہے تو آپ کے قلب پر مہر لگا دے۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

...... ﴾ سو خدا اگر چاہے تو آپ کے دل پر بند لگا دے۔ (سابقہ ترجمہ) 'دِل پر مہر لگا دے'۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

...... ﴾ اور اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت و حفاظت کی مہر لگا دے۔ (اعلیٰ حضرت)

تمام تراجم سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوبِهِم کے بعد مُہر لگانے کی کوئی جگہ تھی تو یہی تھی۔ صرف ڈرا دھمکا کر چھوڑ دیا کس قدر بھیانک تصوّر ہے وہ ذاتِ اطہر کہ جس کے سر مبارک پر اسریٰ کا تاج رکھا گیا۔ آج اس سے فرمایا جا رہا ہے کہ ہم چاہیں تو تمہارے دِل پر مہر لگا دیں۔

مُہر کے اقسام

مہر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو وہ جو خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوبِهِم میں استعمال ہوئی اور دوسری خَاتَمَ النَّبِیّٖن کی۔ کاش تمام مترجمین تفاسیر کی روشنی میں ترجمہ کرتے تو اُن کی نوکِ قلم سے رحمتِ عالم کا قلب مُبارک محفوظ رہتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قلبِ مُبارک کہ جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور انوار کی بارش ہو رہی ہے جس دِل کو ہر شے سے محفوظ کیا گیا ہے اِس آیت مبارک میں اِس کی مزید توثیق (وضاحت) کر دی گئی۔

☆ .... ☆

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَھْوآئَھُم مِن م بَعْدِ مَا جآئَکَ مِنَ الْعِلْمِ

اِنَّکَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْن (پ۲، سورۂ بقرہ، آیت ۱۴۵)

ترجمہ ﴾ اور کبھی چلا تو اُن کی پسند پر بعد اُس علم کے جو تجھ کو پہنچا تو تیرا کوئی نہیں اللہ کے ہاتھ سے حمایت کرنے والا نہ مددگار۔ (شاہ عبدالقادر)

...... ﴾ اور اگر پیروی کرے گا۔ تو خواہشوں ان کی پیچھے اس چیز سے کہ آتی تیرے پاس علم سے نہیں واسطے تیرے اللہ سے کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔ (شاہ رفیع الدین)

...... ﴾ اگر پیروی کردی آرزوہائے باطل ایشاں راپس آنچہ آمدہ است بتو از دانش نہ باشد ترا برائے خلاص از عذابِ خُدا ہیچ دوستی و نہ یارے دہند۔ (شاہ ولی اللہ)

...... ﴾ اور اگر آپ بعد اس علم کے جو آپ کو پہنچ چکا ہے اُن کی خواہشوں کی پیروی کرنے لگے تو آپ کیلئے اللہ کی گرفت کے مقابلے میں نہ کوئی یار ہوگا نہ مددگار۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

...... ﴾ اور اے پیغمبر اگر تم اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم یعنی قرآن آچکا ہے ان کی خواہشوں پر چلے تو پھر تم کو خدا کے غضب سے بچانے والا نہ کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔ (ڈپٹی نذیر دیوبندی و فتح محمد جالندھری)

...... ﴾ اور اگر آپ اِتباع کرنے لگیں ان کے غلط خیالات کا علمِ قطعی ثابت بالوحی آچکنے کے بعد تو آپ کا کوئی خدا سے بچانے والا نہ یار نکلے نہ مددگار۔ (تھانوی دیوبندی)

...... ﴾ اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تُو ان کی خواہشوں پر چلا بعد اس کے کہ تجھ علم مل چکا تو اُس وقت تُو ضرور سِتم گار ہوگا۔ (اعلیٰ حضرت)

ترجمہ تفسیر خازن کی روشنی میں

نبی معصوم جن کی نسبت سے قرآنی صفحات بھرے ہیں۔ جن کو طٰہٰ، یٰسٓ، مُزَّمِّلُ، مُدَّثِّرُ جیسے القاب و آداب دیئے گئے، اچانک اِس قدر زجر و توبیخ کے کلمات سے اللہ تعالیٰ ان کو مخاطب کرے؟ سیاق و سباق سے بھی کسی تہدید کا پتہ نہیں چلتا۔ لہٰذا مترجم کو چاہئے کہ کھوج لگائے نہ یہ کہ براہِ راست کلمات کا ترجمہ کردے جو بات اُن کی عِصمت کے خلاف ہے وہ کیسے امکانی طور پر اُن کی طرف منسوب کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اعلیٰ حضرت نے اس کی تحقیق فرمائی اور تفسیر خازن کی روشنی میں اُنہوں نے ترجمہ فرمایا کہ مخاطب ہر سامع ہے نہ کہ نبی معصوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسی طرح کتبِ معانی و بیان میں بھی اس بات کی تصریح ہے۔

تراجم مذکورہ میں بعض مترجمین نے خاصی حاشیہ آرائی کی ہے مگر کسی مترجم کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ غور کرے کہ ڈانٹ ڈپٹ کے الفاظ حضور کی شان میں کیوں کہے جا رہے ہیں۔ جب کوئی وجہ نہیں تو مخاطبت اللہ کے محبوب سے خاص نہیں بلکہ ہر سننے والے سے خطاب ہے۔

☆ .... ☆

مَا كُنتَ تَدرِی مَا الکِتٰبُ وَلاَ الاِیمَان (پ۲۵، سورۂ شوریٰ، آیت ۵۲)

ترجمہ ﴿ تُو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب اور نہ ایمان۔ (شاہ عبدالقادر)

...... ﴿ تم نہ تو کتاب کو جانتے تھے اور نہ ایمان۔ (فتح محمد جالندھری)

...... ﴿ نہ جانتا تھا تُو کیا ہے کتاب اور نہ ایمان۔ (شاہ رفیع الدین)

...... ﴿ نمی دانستی کہ چیست کتاب ونمی دانستی کہ چیست ایمان۔ (شاہ ولی اللہ)

...... ﴿ تمہیں کچھ پتہ نہ تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے۔ (ابوالاعلیٰ مودودی)

...... ﴿ آپ کو نہ یہ خبر تھی کتاب کیا چیز ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا چیز ہے۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

...... ﴿ تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب اللہ کی کیا چیز ہے اور نہ یہ جانتے تھے کہ ایمان کس کو کہتے ہیں۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

...... ﴿ آپ کو یہ نہ خبر تھی کہ کتاب (اللہ) کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی ایمان کا (انتہائی کمال) کیا چیز ہے۔ (اشرفعلی تھانوی دیوبندی)

...... ﴿ اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکامِ شرع کی تفصیل۔ (اعلیٰ حضرت)

ظہورِ نبوّت سے قبل حضور کے مومن ہونے کی نفی؟

لوح وقلم کو علم ہی نہیں بلکہ جن کو عالم ماکان و ما یکون کا علم ہے، معاذ اللہ آیتِ مذکورہ کے نزول سے پہلے مومن بھی نہ تھے کیونکہ مترجمین کے تراجم کے مطابق ایمان سے بھی نابلد (کورے) تھے۔ تو غیر مُسلم ہوئے۔ موحّد بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ بھی آپ کی بعثت سے پہلے مومن ہوتا ہے (بعد میں رسالت پر ایمان لانا شرط ہے) تراجم مذکورہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کی خبر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعد میں ہوئی۔

اعلیٰ حضرت کے ترجمے سے اِس قسم کے تمام اِعتراضات ختم ہو گئے کہ آپ احکامِ شرع کی تفصیل نہ جانتے تھے ایمان اور احکامِ شرع کی تفصیل میں جو فرق ہے وہی اعلیٰ حضرت اور دیگر مترجمین کے ترجمہ میں فرق ہے۔

☆ .... ☆

اَلرَّحمٰن ٥ عَلَّم القُراٰن ٥ خَلَق الانسان ٥ عَلَّمَہُ البَیان ٥

(پ۲۷، سورۃ الرَّحمٰن، آیت ۱-۴)

ترجمہ ﴿ رحمٰن نے سکھایا قرآن، بنایا آدمی، پھر سکھائی اُس کو بات۔ (شاہ عبدالقادر)

......﴿ رحمٰن نے سکھایا قرآن، پیدا کیا آدمی کو، سکھایا اُس کو بولنا۔ (شاہ رفیع الدین)

......﴿ خدا آموخت قرآن را۔ آفرید آدمی را و آموختش سخن گفتن۔ (شاہ ولی اللہ)

......﴿ خدائے رحمٰن ہی نے قرآن کی تعلیم دی، اُس نے اِنسان کو پیدا کیا، اُس کو گویائی سکھائی۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

......﴿ جِنّوں اور آدمیوں پر خدائے رحمٰن کے جہاں اور بے شمار اِحسانات ہیں ازاں جملہ یہ کہ اسی نے قرآن پڑھایا۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا، پھر اُس کو بولنا سکھایا۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

......﴿ **رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ اِنسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔ ما کان و ما یکون کا بیان اُنہیں سکھایا۔** (اعلیٰ حضرت)

مندرجہ بالا تراجم کو غور سے پڑھیے، پھر اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

آیت نمبر ۲ میں لفظ علم آیا۔ جو متعدّی بدو مفعول ہے۔ تمام تراجم میں رحمٰن نے سکھایا قرآن۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس کو قرآن سکھایا۔ اِس سے کس کو اِنکار ہوسکتا ہے۔ خود قرآن شاہد ہے غَلّمکَ مَا لَم تکُنْ تَعلم اللہ نے آپ کو ہر اُس چیز کا علم دیا جو آپ نے جانتے تھے۔

آیت نمبر ۳ کا ترجمہ ہے آدمی کو پیدا کیا وہ کون اِنسان ہے؟ مترجمین نے لفظ بلفظ ترجمہ کر دیا۔ بعض تراجم میں اپنی طرف سے بھی الفاظ استعمال کیے گئے پھر بھی لفظ انسان کی ترجمانی نہیں ہوسکی۔ اب آپ اُس ذاتِ گرامی کا تصور کریں جو اصل الاصول ہیں جن کی حقیقت اُمّ الحقائق ہے۔ جن پر تخلیق کی اساس رکھی گئی۔ جو مبدءِ خلق ہیں، رُوحِ کائنات، جانِ انسانیت ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں انسانیت کی جان محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو پیدا کیا۔ الانسان سے جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شخصیت کا تعیّن ہوگیا تو اُن کی شان کے لائق اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعلیم بھی ہونی چاہئے۔ چنانچہ عام مترجمین کی روش سے ہٹ کر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں، ما کان و ما یکون کا بیان اُنہیں سکھایا۔

سوال...... اِس جگہ گستاخِ رسول ذِہنوں میں ضرور سوال اُبھرتا ہے کہ یہاں 'ما کان و ما یکون کا بیان سکھانا' کہاں سے آگیا۔ یہاں تو مُراد 'بولنا سکھانا' ہے۔ یا یہ کہئے کہ قرآن کا علم دوسری آیت ظاہر کر رہی ہے تو اِس چوتھی آیت میں اُس کا 'بیان سکھانا' مراد ہے۔

جواب...... تو جواب اِس کا یہ ہے کہ ما کان و ما یکون (جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیامت تک ہوگا) کا علم لوحِ محفوظ میں اور لوحِ محفوظ

قرآن شریف کے ایک جُز میں اور قرآن کا بیان (جس میں ما کان وما یکون کا بیان بھی شامل ہے) سکھایا۔ یہ تفسیری ترجمہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا کہ ؎

مگس کو باغ میں جانے نہ دینا　　　　کہ ناحق خون پروانوں کا ہوگا

مکھی کو باغ میں نہ جانے دو کہ یہ پھولوں کا رس چُوس کر شہد و موم کا سبب بنے اور موم سے موم بتّی اور موم بتّی جب جلے گی تو پروانے جل کر قربان ہوں گے۔ اب بتایئے اعلیٰ حضرت نے ترجمہ (ما کان وما یکون کا بیان سکھایا) کیسا کیا؟

میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ مذکورہ چار آیات کا ترجمہ معتدّ دبار پڑھیں۔ یقیناً آپ کے ایمان میں بے پناہ نِکھار پیدا ہوگا اور عشقِ رسول میں آپ پر یقیناً ایک وجدانی کیفیت طاری ہوجائے گی۔

☆ .... ☆

لاَ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ (پ ۳۰، سورۃ بلد، آیت ۱)

ترجمہ ◈ قسم کھاتا ہوں اس شہر کی اور تجھ کو قید نہ رہے گی اس شہر میں۔ (شاہ عبدالقادر)

ترجمہ ◈ قسم کھاتا ہوں میں اس شہر کی اور تُو داخل ہونے والا ہے بیچ اس شہر کے۔ (شاہ رفیع الدین)

......◈ قسم می خورم بایں شہر۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

......◈ میں قسم کھاتا ہوں اِس شہر مکہ کی۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

......◈ میں قسم کھاتا ہوں اِس شہر کی۔ (محمود الحسن)

......◈ ہم اس شہر مکہ کی قسم کھاتے ہیں۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

......◈ قسم کھاتا ہوں اُس شہر کی۔ (مودودی وہابی)

......◈ مجھے اِس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اِس شہر میں تشریف فرما ہو۔ (اعلیٰ حضرت)

اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے

انسان قسم کھاتا ہے۔ اُردو اور فارسی میں قسم کھائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے بے نیاز ہے مترجمینِ کرام نے اپنے محاورہ کا اللہ کو کیوں پابند کیا۔ کیا اِس لئے کہ اُس بے نیاز نے کچھ نہیں کھایا تو کم سے کم ہی کھائے۔ ایسی بھی کیا بے نیازی کہ کچھ نہیں کھایا، یا اِس باریک مسئلہ کی طرف عام مترجمین کی توجہ نہیں۔ اعلیٰ حضرت نے کس خوش اسلوبی سے ترجمہ فرمادیا۔ مجھے اِس شہر کی قَسم۔

☆ .... ☆

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (پ ۱، سورۃ فاتحہ، آیت ۴)

ترجمہ ﴿ ترا می پرستم واز تو مدد می طلبم (شاہ ولی اللہ)

﴿...... ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ (فتح محمد جالندھری)

﴿...... تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم۔ (شاہ رفیع الدین ومحمود الحسن دیوبندی)

﴿...... ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے درخواستِ اِعانت کرتے ہیں۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

﴿...... ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ (اعلیٰ حضرت)

☆ .... ☆

دُعاء

سُورۂ فاتحہ، سُورۃ الدُّعا ہے...... دُعا کے دَوران دُعائیہ کلمات کہے جاتے ہیں۔ خبر نہیں دی جاتی۔ جب کہ تمام تراجم میں خبر کا مفہوم ہے دعا کا نہیں اور ظاہر ہے عبادت کرتے ہیں۔ مدد چاہتے ہیں۔ دعائیہ کلمات نہیں ہیں یہ کلمات خبر کے ہیں جب کہ اعلیٰ حضرت نے دعائیہ کلمات سے ترجمہ کیا ہے۔

يَآَيُّهَا النَّبِيُّ (پ ۱۰، سورۃ انفال ، آیت ۶۴)

ترجمہ ﴾ اے نبی (شاہ عبدالقادر)

﴾...... اے نبی (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

﴾...... اے پیغامبر (شاہ ولی اللہ)

﴾...... اے پیغمبر (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

﴾...... اے نبی (شاہ رفیع الدّین)

﴾...... اے نبی (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

﴾...... اے غیب کی خبریں بتانے والے۔ (اعلیٰ حضرت)

قرآنِ کریم میں لفظ 'رسول' اور 'نبی' متعدد مقامات پر آیا ہے۔ مترجم کی ذِمّہ داری ہے کہ وہ اِس کا ترجمہ کرے۔ رسول کا ترجمہ پیغمبر تو ظاہر ہے مگر نبی کا ترجمہ 'پیغمبر' نامکمّل ہے۔ اعلیٰ حضرت نے لفظ نبی کا ترجمہ اِس اسلوب سے کیا ہے کہ لفظ کی معنوِیّت اور حقیقت آشکار ہو کر سامنے آگئی۔ مگر افسوس کہ بعض لوگوں کو اِس ترجمہ سے بہت صدمہ ہوا ہے کہ اُن کی تنگ نظری اور بدعقیدگی کا جواب ترجمہ اعلیٰ حضرت سے ظاہر ہوگیا۔

مفردات اِمام راغب میں ہے

والنبوۃ سفارۃ بین اللّٰہ و بین ذوی العقول من عبادہ لازاحۃ علتھم فی امر معادھم و معاشھم والنبی لکونہ منبأ بما تسکن الیہ العقول الزکیۃ و ھو یصح ان یکون فعیلا، بمعنی فاعل لقولہ بناء عبادی الخ۔ (نبوّت اللہ تعالیٰ اور اُس کے ذوی العقول بندوں کے درمیان سفارت کو کہتے ہیں تاکہ اُن کی تمام آخرت اور دُنیا کی معاشی بیماریوں کو دُور کیا جائے اور نبی خبر دیا ہوا ہوتا ہے ایسی باتوں کا جن پر صِرف عقلِ سلیم اِطمینان کرتی ہے اور یہ لفظ اِسم فاعِل بھی صحیح ہے اس لئے کہ بناء کا حکم آیا ہے۔)

☆ .... ☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

ترجمہ ⟡ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ (شاہ عبدالقادر)

⟡...... شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے۔ (شاہ رفیع الدین)

⟡...... شروع اللہ نہایت رحم کرنے والے کے نام سے۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

⟡...... شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

⟡...... اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ (اعلیٰ حضرت)

تمام اُردو ترجمے ملاحظہ کیجئے...... سب نے اِسی طرح ترجمہ کیا ہے 'شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔ یا شروع ساتھ نام اللہ کے۔ چنانچہ مترجم کا قول خود اپنی زبان سے غلط ہو گیا۔ کیونکہ شروع کرتا ہوں، سے ترجمہ شروع کیا ہے اللہ کے نام سے شروع نہیں کیا۔ اس پر طرّہ یہ کہ جناب اشرفعلی تھانوی صاحب نے آخر میں 'ہیں' بڑھا دیا۔ اُن کے تلامذہ یا معتقدین بتائیں کہ 'ہیں' کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ فافھم

☆ .... ☆

وَ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ (پ۲، سورۃ بقرہ ، آیت۱۷۳)

ترجمہ ﴿ اور جس پر نام پکارا اللہ کے سوا کا۔ (شاہ عبدالقادر)

......﴿ اور جس جانور پر نام پکارا جائے اللہ کے سوا کسی اور کا۔ (محمود الحسن)

......﴿ اور جو کچھ پکارا جاوے اوپر اُس کے واسطے غیر اللہ کے۔ (شاہ رفیع الدین)

......﴿ وآنچہ نام غیرِ خُدا بوقتِ ذبح او یاد کردہ شود۔ (شاہ ولی اللہ)

......﴿ اور جو جانور غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

......﴿ اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

......﴿ اور وہ جس کے ذبح میں غیرِ خدا کا نام پکارا گیا ہو۔ (اعلیٰ حضرت)

کسی پر غیر خدا کا نام حرام نہیں ورنہ ہر چیز حرام ہوگی

جانور کبھی شادی کے لئے نامزد ہوتا ہے کبھی عقیقہ، ولیمہ، قربانی اور ایصالِ ثواب کیلئے مثلاً گیارھویں شریف، بارھویں شریف تو گویا ہر جانور جو اِن مذکورہ ناموں پر نامزد کیا گیا ہے وہ مترجمین کے نزدیک حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت نے حدیث وفِقہ وتفسیر کے مطابق ترجمہ کیا، 'جس کے ذبح میں غیرِ خُدا کا نام پکارا گیا ہو' اِس ترجمہ سے وَ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کا مسئلہ واضح ہو گیا۔

قرآنِ کریم کا تفسیری ترجمہ نہ کہ لفظی ترجمہ

اگر قرآن کریم کا لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو اس سے بے شمار خرابیاں پیدا ہوں گی۔ کہیں شانِ اُلوہیّت میں بے ادبی ہوگی تو کہیں شانِ انبیاء میں اور کہیں اِسلام کا بنیادی عقیدہ مجروح ہوگا۔ چنانچہ آپ مندرجہ بالا تراجم پر غور کریں تو تمام مترجمین نے قرآنی لفظ کے اعتبار سے براہِ راست اُردو میں ترجمہ کیا ہے مگر اس کے باوجود وہ تراجم کانوں پر گراں ہیں اور اسلامی عقیدے کی رُو سے مذہبی عقیدت کو سخت صدمہ پہنچ رہا ہے۔

☆ .... ☆

کہ کوئی کہے، 'اللہ اُن سے ٹھٹھا کرتا ہے' ، 'اللہ اُن سے ہنسی کرتا ہے' ، 'اللہ اُن سے دِل لگی کرتا ہے' ، 'اللہ اُنہیں بنا رہا ہے' ، 'اللہ اُن کی ہنسی اُڑاتا ہے'۔ آیتِ کریمہ **اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ** پ ا، سورۂ بقرہ، آیت: ۱۵ کا اکثر مترجمین نے یہی ترجمہ کیا ہے۔ ان میں مشہور ڈپٹی نذیر احمد صاحب دیوبندی، شیخ محمود الحسن صاحب و فتح محمد جالندھری و عبدالماجد دیوبندی دریابادی، مرزا حیرت دہلوی (غیر مقلّد) و نواب وحیدالزّمان، سر سیّد احمد صاحب علی گڑھی (نیچری)، حضرت شاہ رفیع الدّین صاحب وغیرہ ہیں۔ اسی طرح ایک مشہور آیت ہے، **ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ** پ ۸، سورۂ الاعراف، آیت: ۵۴۔ لفظ **استویٰ** قرآن کریم میں متعدّد مقامات پر آیا ہے۔ اکثر مترجمین نے اِس کا ترجمہ کیا ہے، 'پھر قائم ہوا تخت پر' (عاشق اِلٰہی) پھر قرار پکڑا اُوپر عرش کے' (شاہ رفیع الدین) 'پھر اللہ عرشِ بریں پر جا براجا' (ڈپٹی نذیر احمد) 'پھر بیٹھا تخت پر' (شاہ عبدالقادر) 'پھر تخت پر چڑھا' (نواب وحیدُ الزّمان غیر مقلّد) 'پھر عرش پر دراز ہوگیا' (وجدی صاحب و محمد یوسف صاحب کاکوردی)۔

اسی طرح آیت **فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ** پ ا، سورۂ بقرہ، آیت: ۱۱۵ میں **وَجْهُ اللّٰه** کا ترجمہ اکثر مترجمین نے کیا ہے۔ اللہ کا مُنہ، اللہ کا رُخ۔ چنانچہ شاہ رفیع الدین صاحب نے ترجمہ فرمایا ہے، 'پس جدھر کو مُنہ کرو پس وہیں ہے مُنہ اللہ کا۔ اللہ کا چہرہ ہے۔ (نواب وحیدُ الزّمان غیر مقلّد و محمد یوسف صاحب) 'ادھر اللہ ہی کا رُخ ہے' (شیخ محمود الحسن و عاشق الٰہی دیوبندی صاحبان، و مولانا اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی) 'ادھر اللہ کا سامنا ہے' (ڈپٹی نذیر احمد و مرزا حیرت غیر مقلد دہلوی و سیّد عرفان علی شیعہ) مذکورہ بالا تمام تراجم پڑھنے کے بعد اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت کا ترجمہ دیکھئے کہ ہر سہ آیات میں سے کسی آیت کا اُنہوں نے اُردو میں ترجمہ نہیں کیا۔ اِس لئے کہ قرآنی الفاظ 'استویٰ' ۔ 'استھزا' ۔ 'وجه الله' کا ترجمہ کرنے کیلئے اُردو میں ایسا کوئی لفظ نہیں کہ لفظی ترجمہ کرکے مترجم شرعی گرفت سے اپنے کو محفوظ کرسکے۔ لہٰذا اعلیٰ حضرت نے بلفظہٖ ترجمہ فرمایا ہے۔ ا۔ 'اللہ اُن سے استہزا فرماتا ہے' (جیسا کہ اُس کی شان کے لائق ہے)۔ ۲۔ پھر عرش پر استوا فرمایا' (جیسا کہ اُس کی شان کے لائق ہے) ۳۔ 'تو تم جدھر مُنہ کرو اُدھر وجہُ اللہ ہے' (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجّہ ہے)۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم کا لفظی ترجمہ کرنا ہر موقع پر تقریباً ناممکن ہے۔ ان مواقع پر ترجمہ کا حل یہ ہے کہ تفسیری ترجمہ کیا جائے تاکہ مطلب بھی ادا ہوجائے اور ترجمہ میں کسی قسم کا سُقم باقی نہ رہے۔ اعلیٰ حضرت کے ایمان افروز ترجمہ کی خُوبیوں کو دیکھ کر یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ تمام تراجمِ قرآن میں ایک معیاری ترجمہ ہے جو ترجمہ کی غلطیوں سے مبرّا ہے۔ (دیگر مترجمین نے خالق کو مخلوق کے درجے میں لا کھڑا کیا)

☆ .... ☆

دغا بازی، فریب، دھوکہ اللہ کی شان کے لائق نہیں

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ 'پ۵،سورۂ نسآء،آیت:۱۴۲'

'مُنافقین دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور اللہ بھی اُن کو دغا دے گا۔' (ترجمہ عاشق الٰہی میرٹھی، شاہ عبدالقادر صاحب، مولانا محمود الحسن صاحب) 'اور اللہ فریب دینے والا ہے اُن کو۔' (شاہ رفیع الدین صاحب) 'خدا اُن ہی کو دھوکا دے رہا ہے۔' (ڈپٹی نذیر احمد صاحب) 'اللہ اُنھیں کو دھوکہ میں ڈالنے والا ہے۔' (فتح محمد صاحب جالندھری) 'وہ اُن کو فریب دے رہا ہے۔' (نواب وحیدُ الزّمان غیر مقلّد و مرزا حیرت غیر مقلد دہلوی و سیّد عرفان علی شیعہ)

دغابازی، فریب، دھوکہ کسی طرح اللہ کی شان نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت نے تفسیری ترجمہ فرمایا، 'بے شک مُنافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وُہی اُن کو غافل کرکے مارے گا۔ تفاسیرِ قرآن کے مطالعہ کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ اس ترجمہ میں آیت کا مکمّل مفہوم نہایت مُحتاط طریقہ پر بیان کیا گیا ہے۔ یہ لفظی ترجمہ نہیں بلکہ تفسیری ترجمہ ہے۔

☆ .... ☆

قل اللّٰہ اسرع مکرًا 'پ۱۱،سورۂ یونس،آیت:۲۱'

'کہہ دو اللہ سب سے جلد بنا سکتا ہے حیلہ' (شاہ عبدالقادر صاحب، فتح محمد جالندھری دیوبندی، شیخ محمود الحسن صاحب دیوبندی، عاشق الٰہی صاحب دیوبندی میرٹھی) 'کہہ دو اللہ بہت جلد کرنے والا ہے مکر۔' (شاہ رفیع الدین صاحب) اللہ چالوں میں اُن سے بھی بڑا ہوا ہے۔' (عبدالماجد دریابادی دیوبندی) 'کہہ دے اللہ کی چال بہت تیز ہے۔' (نواب وحیدُ الزّمان غیر مقلّد)

صفت مکر (اُردو میں) اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں

اِن آیات کے ترجمہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے مکر کرنے والا، چال چلنے والا، حیلہ کرنے والا کہا گیا ہے۔ حالانکہ یہ کلمات کسی طرح اللہ کے شان کے لائق نہیں ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے لفظی ترجمہ فرمایا ہے۔ پھر بھی کس قدر پاکیزہ زبان اِستعمال کی ہے۔ فرماتے ہیں 'تم فرمادو اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہو جاتی ہے۔'

☆ .... ☆

نَسُوا اللّٰہَ فَنَسِیَھُمْ 'پ۱۰،سورۂ توبہ،آیت:۶۷'

'یہ لوگ اللہ کو بھول گئے اور اللہ نے اُن کو بھلا دیا' (فتح محمد دیوبندی جالندھری ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی) 'وہ اللہ کو بھول گئے اللہ اُن کو بھول گیا' (شاہ عبدالقادر صاحب، شاہ رفیع الدین صاحب، شیخ محمود الحسن یوبندی) 'اللہ تعالیٰ کے لئے بھلا دینا، بھول جانے کے لفظ کا استعمال اپنے مفہوم اور معنی کے اعتبار سے کسی طرح دُرست نہیں ہے، کیونکہ بھول سے علم کی نفی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ مُترجمینِ کرام نے اِس آیت کا لفظی ترجمہ کیا ہے جس کا نتیجہ ہر پڑھنے والے پر ظاہر ہے۔ اعلیٰ حضرت نے تفسیری ترجمہ فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں، 'وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے اُنہیں چھوڑ دیا'

یہ چند مثالیں تقابلی مطالعہ کی قارئین کے سامنے پیش کی گئیں۔ اِس کے علاوہ بھی سینکڑوں مثالیں ہیں۔ اِس مختصر سے مطالعہ کے بعد آپ نے ترجمہ کی اہمیّت کو محسوس کر لیا ہوگا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلی بسا اَوقات کسی ایک آیت کے ترجمہ کے لئے تمام مشہور تفاسیرِ قرآن کا مطالعہ کر کے مناسب وموزُوں ترین ترجمہ کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ لفظ اِستہزاء، استوی اور وجہ اللہ کا کوئی موزوں ترجمہ اُردو میں نہیں کر سکے، اِس لئے مجبوراً وہی لفظ ترجمہ میں بھی برقرار رکھے۔ یہ تقابلی مطالعہ صرف اس لئے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے کہ آپ ترجمۂ قرآن کی اہمیّت کو سمجھ سکیں۔ ورنہ غیر مُناسب لفظی ترجمہ کی وجہ سے آپ کا ایمان خطرہ میں پڑسکتا ہے یا کم ازکم نیکی برباد گناہ لازم کا اِمکان تو بہت زِیادہ ہے۔

﴿ رضاء المصطفیٰ اعظمی خطیب نیومیمن مسجد و مُہتمم المجدد احمد رضا اکیڈمی کراچی ﴾

یہ عذر تسلیم کرتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ، شاہ رفیع الدّین، شاہ عبدالقادر وغیرہ کے چونکہ غیر مقلّد حضرات قریب رہے جس کی وجہ سے بعض کتب (تراجمِ قرآن وغیرہ) میں مضمون تبدیل کر کے چھپوانے میں وہ کامیاب ہوئے۔ مگر خلیل احمد کی براہین قاطعہ، حسین علی کی تفسیر بلغۃ الحیر ان۔ اشرف علی کی حفظ الایمان وغیرہ کتب میں اللہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں گالیاں، گستاخیاں (بتاسکتے ہیں کہ) کس نے شامل کیں؟ اگر خیانت نہیں کی اور یقیناً نہیں کی تو قرآن وحدیث کی روشنی میں کوئی دیوبندی عالم آج تک ان کی کُفریہ عبارات سے کفر کیوں نہ ہٹا سکا۔

قارئین! قرآن شریف کا مختصر مقابلہ ملاحظہ کیا۔ شرح صدور میں عیسیٰ تھانوی، کشف المحجوب میں میاں محمد طفیل مودُودی نے جس طرح خیانت کی اِس سے اندازہ لگائیں جن کتب کے خود دیوبندی مصنّف ہوں گے ان میں کیا کچھ شیطانی نہ کریں گے۔

ضروری وضاحت! نے طوالت سے بچنے کیلئے ان کفریہ عبارتوں کے اقتباسات درج کرتا ہوں مکمل مضمون ان کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔

وہابی دیوبندی عقائد کے چند نمونے

عقیدہ-۱ حضور صلعم کا مزار گرادینے کے لائق ہے۔ اگر میں اس کے گرادینے پر قادر ہو گیا تو گرادوں گا۔ بانی وہابی مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی۔ (اوضح البراہین)

عقیدہ-۲ میری لاٹھی محمد صلعم سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جاسکتا ہے اور محمد مر گئے اِنہیں کوئی نفع باقی نہ رہا۔ (اوضح البراہین، صفحہ ۱۰)

عقیدہ-۳ محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جُملہ اہلِ عالم وتمام مسلمانان دیار مُشرک وکافر ہیں اور اُن سے قتل وقتال کرنا اُنکے اموال کو اُن سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ (ماخوذ حُسین احمد مدنی 'الشہاب الثاقب، ص ۴۳' کتب خانہ اعزازیہ دیوبند)

عقیدہ-۴ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا علم زید وعمر بچّوں اور پاگلوں کو، بلکہ تمام جانوروں کو حاصل ہے۔ رسول کی تخصیص نہیں،' حوالہ کے لئے دیکھئے کتاب (حفظ الایمان، صفحہ ۸، مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی، شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ کمپنی دیوبند اور کتب خانہ اعزازیہ دیوبند)

عقیدہ-۵ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری نبی سمجھنا عوام کا خیال ہے اہلِ علم کا نہیں۔ (تحذیر الناس، صفحہ ۳، مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی شائع کردہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند)

عقیدہ-۶ حضور نبی کریم علیہ السلام کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیتِ محمّدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔ (تحذیر الناس، ص ۲۵)

عقیدہ-۷ شیطان وملک الموت کو تمام رُوئے زمین کا علم ہے اور حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ ہے۔ (بُراہینِ قاطعہ، ص ۵۵، مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، شائع کردہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

عقیدہ-۸ نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے بُرا ہے۔ (صراطِ مستقیم، ص ۹۷، مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبندی)

عقیدہ-۹ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان، ص ۱۳، مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبندی)

عقیدہ-۱۰ سب انبیاء واَولیاء اس کے رُوبرو ایک ذرّہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ (تقویۃ الایمان، ص ۴۸)

عقیدہ-۱۱ حضور علیہ السلام کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجئے۔ (تقویۃ الایمان، ص ۵۲)

عقیدہ-۱۲ حضور علیہ السلام پر افتراء باندھنا گویا آپ نے فرمایا،' میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (تقویۃ الایمان، ص ۵۳)

عقیدہ-۱۳ ◊ حضور علیہ السلام کا یومِ میلاد منانا کنھیا کے جنم دِن منانے کی طرح ہے۔ (براہینِ قاطعہ، ص ۱۵۲)

خلیل احمد دیوبندی حضور علیہ السلام کے لئے اُردو زبان کا علم دیوبند کے علماء سے آنا بتاتے ہیں۔ (براہین قاطعہ، ص ۳۰)

بلغۃ الحیران نامی کتاب میں ص ۸ حضور علیہ السلام کا گرنا لکھا اور اپنے لئے لکھا کہ میں نے اُنہیں گرنے سے روکا۔

رسول کو دِیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ (براہین قاطعہ، ص ۵۵)

رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔[1] (تقویۃ الایمان، ص ۵۰)

یہ چند حوالے حاضر ہیں۔ آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا ان عقائد کے حامل افراد مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟ اگر یہ عقائد رکھنے والے کافر و مرتد ہیں تو اُن کو مسلمان سمجھ کو نماز میں اِمام بنانا کے کُفر نہیں؟

نوٹ ◊ اس طرح کے مزید عقائد دیکھنے ہوں تو 'وہابی مذہب' اور 'دیوبندی مذہب' نامی کتابیں مطالعہ فرمائیں۔

انعام ◊ جن کتب کے حوالے دیئے گئے ہیں اگر یہ کتب دیوبندیوں وہابیوں کی تصنیف شدہ نہ ہوئیں تو فی کتاب ایک ہزار رُوپے انعام۔

[1] اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخ کی دس نشانیاں ارشاد فرمائیں، آخری نشانی **بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْم** وہ حرامی ہے اور آگے سزا یہ سُنائی کہ **سَنَسِمُهٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ** یعنی قریب ہے کہ ہم اُس کی سُور کی سی تھوتنی پر داغ دینگے۔
(پ ۲۹، سوۃ قلم)

مشورہ ◊ لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ زِنا سے بچیں تا کہ گستاخِ رسول پیدا نہ ہوں۔

کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہئے؟

مکر، اوّل اہلسنت کے علماء گستاخِ رسول فرقہ کی کتب میں سینکڑوں کفریہ عبارات دکھاتے ہیں تب گستاخِ رسول فرقہ کے پیروکار کہتے ہیں کہ یہ عبارت ہمارے بزرگوں کی نہیں ہیں، بلکہ ہمارے بزرگوں کے نام سے کتابیں سُنّیوں نے چھاپ کر ان کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔

جواب اگر ایسی ہی بات ہے تو کسی دیوبندی وہابی عالم کی یہ تردید تحریر میں دکھائیں کہ ان عبارات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، اِن تصانیف یا اِن عقائد والے کافر، مرتد، واجب القتل ہیں...... اگر ایسی تحریر نہیں دکھا سکتے تو جس نے یہ کتابیں تصنیف کیں ہیں یا جن کے یہ گستاخانہ عقائد ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو دُنیا میں بھی ذلیل فرمائے، قبر میں، میدانِ محشر میں اور آخرت میں عذابِ عظیم میں مبتلا فرمائے، کہو آمین...... جب یہ تصانیف اور یہ عقائد تمہارے نہیں ہیں، جن کے بھی ہیں اُن کے ہی حق میں کہو، آمین۔

مکر، دوم تب گستاخِ رسول دیوبندی کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان پر لعنت نہ کرو۔ اور جو الفاظ کہلانا چاہتے ہو وہ الفاظ لعنت کے ہیں۔

جواب حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمان پر لعنت کرنے سے منع فرمایا ہے مگر گستاخِ رسول تو کافر مُرتد ہیں اور مُرتد کو قرآنِ حکیم نے قتل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ پھر کیوں گستاخِ رسول پر عذاب کی دعا سے کتراتے ہو؟

مکر، سوم دراصل بات یہ ہے کہ ہم کسی کو بُرا نہیں کہتے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ **کسی کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیے** (اور دلیل میں کہتے ہیں) کہ کیا خبر وہ کب مسلمان ہو جائے۔

جواب حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کہاں ارشاد فرمایا ہے کہ بُرے کو بُرا نہ کہو اچھا کہو؟...... اور یہ کہاں ارشاد فرمایا کہ کسی گستاخِ رسول کافر کو کافر نہ کہو؟...... اور یہ دلیل کہ کیا خبر وہ کب مسلمان ہو جائے...... یہ دلیل کس اُصول، کس کلیہ کے تحت دی گئی ہے؟ یہ کس طرح حدیث ہو سکتی ہے؟ یہ تو عقل کے بھی خلاف ہے کہ خود کافر تسلیم کر رہے ہیں کہ ہے تو کافر مگر کہو نہیں...... گویا خود کافر کو کافر کہہ کر دوسروں کو کافر کہنے سے روک رہے ہیں...... یہ حدیث اسلئے تو نہیں گھڑی گئی کہ حَسَّامُ الحَرَمین میں دُنیا کے جلیل القدر علماء نے اِن گستاخِ رسول دیوبندیوں کے کفر میں شک کرنے تک کو کفر لکھا ہے؟ کہ کہیں اُس کی روشنی میں تمام مسلمان دیوبندیوں کو کافر کہنا شروع کر دیں...... اِن گستاخوں کو کوئی کافر نہ کہے...... ممکن ہے اسی مکاری سے حدیث گھڑنی پڑی ہو رات دِن مسلمانوں کو کافر، مشرک، بدعتی کہنے والوں بلکہ اللہ ربّ العزّت اور اُس کے محبوبِ اعظم کی شانِ پاک میں سڑی سڑی گالیاں لکھ لکھ کر چھاپنے، فروخت، فری تقسیم کرنے والوں کے مُنہ سے یہ بات کتنی عجیب سی لگتی ہے کہ 'ہم کسی کو بُرا نہیں کہتے' اور خصوصاً اُس کے منہ سے جو اللہ تعالیٰ اور مخلوق میں سب سے افضل ذات کی شانِ پاک میں گلِیَر کو برا کہنے گستاخِ رسول کہے کہ

’ہم کسی کو برا نہیں کہتے‘ عجیب سا لگتا ہے گویا گالیاں بکنا نبی ولی کیلئے مخصوص ہیں اور گستاخ رسول دیوبندیوں کو بُرا کہنے کا پرہیز ہے اگر ان گستاخوں سے دریافت کیا جائے کہ پھر بُرائی کے خلاف انبیاء کرام نے جہاد کیوں فرمایا؟ اور تم پرہیز کرتے ہو...... پھر زانی کو سنگسار...... چور کے ہاتھ کاٹنے کا قرآنِ کریم میں حکم کیوں ہے؟...... جب کہ تم کسی کو بُرا کہنا بھی پسند نہیں کرتے...... اور یہ کہ ’کافر کو بھی کافر نہ کہو‘ حدیث گھڑ کر بیان کرنا، یوں بھی غلط ہے کہ اللہ ربُّ العزّت نے قُلْ یعنی کہو یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْن ’اے کافرو‘ کہنے کی کیا صرف ترغیب! بلکہ اسے کافرو کہنے کا حکم فرمایا...... گستاخِ رسول دیوبندی بتائیں کہ اگر کافر کو کافر نہ کہیں، تو کیا کہیں؟ اور لفظِ کافر کس کو کہنے کا حکم ہے؟ جب کہ فقہا کے نزدیک دیوبندیوں، وہابیوں کے کچھ زِیادہ ہی خیر خواہ...... صدر ضیاء الحق [1] کا برمَا بودھوں کے دو ہزار سال پُرانے بُت خانے میں جا کر خواہش و منت و مُراد کی تکمیل کیلئے چالیس من وزنی گھنٹہ تین بار بجانے اور وفد کے ارکان وزراء سے بھی حکم دیکر بجوانے...... اور سونے کے بُت پر پھول چڑھانے اور پھر اُسی سونے کے بُت پر سونا بھینٹ چڑھانے جیسے شرک و کفر سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں گستاخی کا کفر بدرجہا بدتر ہے۔

نذر منّت کر شِرک بتا کر　　　اپنا کہا ٹھکراتے یہ ہیں
چالیس مَن منّت کا گھنٹہ　　　مندر جا کے بجاتے یہ ہیں
ہار ہی کیا ہے، سونا تک بھی　　　بُت کو بھینٹ چڑھاتے یہ ہیں
ہر مومن پر، ہر مسلم پر!　　　شِرک کا فتویٰ لگاتے یہ ہیں

﴿ انیس احمد نوری ﴾

جاہلوں سے دادِ تحسین حاصل کرنے والی یہ دلیل کہ ’کیا خبر وہ کب مسلمان ہو جائے‘ (من گھڑت حدیث کی طرح) بیہودہ اور یہ ایسی دلیل ہے جیسے کوئی کہے کہ مسلمان کو مسلمان نہ کہنا چاہیئے کہ کب وہ کافر ہو جائے۔ (معاذ اللہ) یا لکڑی کو لکڑی نہ کہو کہ کب وہ جل کر راکھ ہو جائے...... یا پاخانہ کو پاخانہ نہ کہنا چاہیئے کہ کب اس کی شکل اناج یا سبزی میں تبدیل ہو جائے یا ملک کے صدر کو صدر نہ کہا جائے کہ بموں کے دھماکوں میں اور میزائل سے عوام کو تباہ کرنے اور مجرمین کو منظرِ عام آنے کی رکاوٹ [2] کے صِلہ میں کب وہ عذابِ اِلٰہی کا شکار ہو جائے اور اُس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ چل سکے...... یا نجد کے قذّاقوں کو جو حاجیوں کے قافلوں

---

[1] اِس کا ٹیلی وژن فلم مُنہ بولتا اور سینٹ کے اجلاس میں اِس شرکیہ فعل پر بحث سے روکنا۔ ریکارڈ۔ اور یہ کہ اخباری خبریں تحریری ثبوت ہیں۔

نوٹ﴿ اعلانیہ کفر و شرک کا اعلانیہ توبہ نامی بھی مرتے دَم تک شائع نہ ہوا۔

[2] سانحہ اوجھڑی کیمپ کی کمیشن رپورٹ منظرِ عام آنے سے قبل ہی اسمبلی توڑ کر وزیرِ اعظم کے اختیارات صلب۔

کولوٹتے اور قتل کرتے تھے اُن کو قذّاق نہ کہنا چاہئے کہ کیا خبر سلطنتِ ترکیہ کا زور اور طاقت توڑنے کی غرض سے انگریزوں کے اسلحہ اور رقم کی امداد پر وہ قذّاق کسی ملک کے بادشاہ بن بیٹھیں اور بیٹھتے ہی......

عبادت اور اسلامی رکن پر حج پر ٹیکس لگاتے یہ ہیں
نجد کے قذّاقوں کی خاطر حج پر ٹیکس بتاتے یہ ہیں
قذّاقوں کی شکل جو دیکھیں اپنے بڑوں کو پاتے یہ ہیں
دیو کے ساز پہ، نجدی لے میں شرک کے نغمے گاتے یہ ہیں
ہوگا لقب، ابلیس کا لیکن شیخ النجد کہلاتے یہ ہیں

﴿ انیس احمد نوریؔ ﴾

معمولی سمجھ، عقل رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ جو آج سونے کا کام کرتا ہے اُسے سُنار کہا جائے گا اور جب بھی وہ سُنار کپڑے فروخت کرنے لگا اُس کو بزاز ہی کہا جائے گا...... یونہی جب تک لکڑی رہے گی لکڑی کہلائے گی اور جب وہ جل کر راکھ ہو جائے گی راکھ کہلائے گی...... یونہی پاخانے کو پاخانہ کہا جائے گا اور جب وہ کھاد سے اناج یا سبزی کی شکل اختیار کرے گا وہ سبزی یا اناج کہلائے گا...... اِسی طرح جب ملک کی صدارت صحیح ادا کرتا رہے گا صدر کہلائے گا جونہی ملک وقوم سے غدّاری کے صِلہ میں عذابِ علیم کا شکار ہوگا اُس سے عبرت لینی ہوگی...... اِسی طرح قذّاق جانا جائے گا اور وہ جب قذّاقوں کا سے پادشاہ بن بیٹھے گا اُس کو پادشاہ کہا جائے گا...... اور اسی طرح آج جو شخص مسلمان ہے اُس کو مسلمان کہا جائے گا اگر معاذ اللہ وہ کبھی گستاخِ رسول فرقے کے بہکانے میں آنے سے اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان کی طرح حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ اپنا جیسا، یا بڑا بھائی جانے گا، یا ذرۂ ناچیز سے کمتر کہے، یا چمار سے بھی ذلیل کہے، یا بدحواس جیسے قبیح الفاظوں کو حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں بکنے لگے، یا اِن گستاخ عقائد والوں کو اپنا پیشوا یا امام بنائے...... ظاہر ہے اُس وقت اس کو کافر ہی کہا جائے گا، اور جب بتوفیقہٖ تعالیٰ وہ مسلمان ہو جائے گا پھر وہ مسلمان ہی کہلائے گا...... یہ ہے اُن گستاخوں کے ۳ مکر کا جواب۔

مکر، چہارم﴾ یہ جو بات بات پر سُنّی حضرات کہتے ہیں کہ سُنّیوں کا یہ عقیدہ ہے اور دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے......ایسا کیوں جب کہ ہم دیوبندی حضرات بھی تو اہلسنت حنفی ہی ہیں۔

جواب﴾ اِسی کتاب کے گذشتہ صفحات میں اور وہابی مذہب، دیوبندی مذہب کتابوں میں جو عقائد بیان کئے گئے...... اگر وہ گستاخانہ عقائد ۱۲۰۰ھ (بارہ سو ہجری) تک کے سُنّیوں حنفیوں کے عقائد سے ملتے جلتے نظر آتے ہیں تو پھر وہابی دیوبندی ہی سُنّی حنفی ہیں اور اس طرح بقیہ آج کے تمام مسلمان سُنّی حنفی کہلانے کا حق نہیں رکھتے اور اگر وہابیہ، دیوبندیہ کے گستاخانہ عقائد بارہ سو ہجری تک سنیوں حنفیوں سے ملتے جلتے نظر نہیں آئیں بلکہ بارہ سو سالہ سُنّی حنفی، باادب اور اُن کے مقابلہ پر وہابیہ دیوبندیہ بے ادب گستاخ نظر آئیں پھر گستاخِ رسول وہابیہ دیوبندیہ کو سنّی حنفی سمجھنا ایسا ہی ہے جیسے شراب یا پیشاب بھری بوتل پر شربت یا سرکہ کا لیبل دیکھ کر اُسے شربت یا سرکہ کہنا...... کہ صرف لیبل لگنے سے شراب یا پیشاب! سرکہ یا شربت نہیں بن جائے۔

بغض ہے اِن کو ہر سنّی سے — خود کو سنّی بتاتے یہ ہیں
خود کو سنّی، حنفی بتاکر — کفر پر پردہ رکھاتے یہ ہیں
جیسا موقعہ ویسا مذہب — عادت اپنی رچاتے یہ ہیں
اِن کی ترقی کا یہ سبب ہے — تقیہ جھوٹ اپناتے یہ ہیں
جھوٹ تقیہ کو گر چھوڑیں — مذہب دیو کا گنواتے یہ ہیں
وقت کے دھارے پر بہتے ہیں — ابن الوقت کہلاتے یہ ہیں
اِن کے چکّر میں جو آئے! — بندی دیو کی بناتے یہ ہیں
خدا کی نہیں شیطان کی بندی — دیوبندی ۱ کہلاتے یہ ہیں
دیوبندی (شیطان کی پجارن) — شرکیہ نام رکھاتے یہ ہیں

﴿ انیس احمد نوریؔ ﴾

جب گستاخِ رسول کی گستاخیاں یا ان کے عقائد کا بیان کئے جائیں تب بیان کرنے سے روکنے کیلئے اس کے مُنہ پر ہاتھ رکھ کر گستاخِ رسول حضرات برائے مکر کہتے ہیں کہ......

مکر پنجم دیکھو بھائی اِس قسم کی گفتگو غیبت، چغلی کہلاتی ہے......

جواب اس مکر کا جواب قارئین کرام مسائل کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں۔

مسئلہ ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور روزے رکھتا ہے مگر اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو ضرر پہنچاتا ہے۔ اس کی ایذا رسانی کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا غیبت نہیں، کیونکہ اُس کا مقصد ہی ہے کہ لوگ اُس کی حرکت سے واقف ہو جائیں اور اُس سے بچتے رہیں۔ کیونکہ ایسا نہ ہو کہ اس نماز اور روزے سے لوگ دھوکا کھا جائیں اور مُصیبت میں مُبتلا ہو جائیں۔ حدیث شریف میں ارشاد فرمایا کہ تم فاجر کے ذکر سے ڈرتے ہو؟ جو خرابی کی بات اُس میں ہے بیان کردو، تاکہ لوگ اس سے پرہیز کریں اور بچیں۔ (دُرّ مختار، رَدّ المحتار)

اور ایسے شخص کا حال حاکمِ وقت تک پہنچانا تاکہ وہ اُسے مناسب سزا دے اور مسلمانوں کو اُس کی ایذا رَسانی سے بچائے اور یہ اپنی حرکتوں سے باز آجائے چغلی اور غیبت میں داخل نہیں۔ (دُرّ مختار)

یہ حکم فاسق و فاجر کا ہے جس کے شر سے بچانے کیلئے لوگوں پر اُس کی بُرائی کھول دینا جائز ہے اور غیبت نہیں۔ اب سمجھنا چاہئے کہ بدمذہبوں اور بدعقیدہ لوگوں کا ضرر فاسق کے ضَرر سے بہت زائد ہے۔ فاسق سے جو نقصان پہنچے گا وہ اس سے بہت کم ہے، جو بدعقیدہ لوگوں سے پہنچتا ہے۔ فاسق سے اکثر دُنیا کا ضرر ہوتا ہے اور بدمذہب سے تو دِین و ایمان کی بربادی کا ضرر ہے اور بدمذہب اپنی بدمذہبی پھیلانے کیلئے نماز روزہ کی بظاہر بہت پابندی کرتے بلکہ قریہ قریہ شہر شہر اس کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں تاکہ ان کا وقار لوگوں میں قائم ہو۔ مسلمانوں کی نگاہوں میں انہیں عزّت کا مقام ملے، عوامُ النّاس اُن کی طرف مائل ہو اور پھر یہ اُس جال میں عوامُ النّاس کو چال سے پھانس لیں کہ اب جو گمراہی کی بات کریں گے اس کا پورا اثر ہوگا اور لوگ آسانی سے شکار ہو جائیں گے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ نماز روزہ کی تبلیغ اعلانیہ کرتے ہیں اور عقیدہ کی تبلیغ اندرونِ خانہ، تاکہ عوامُ النّاس میں اُن کا بھرم قائم رہے۔ حالانکہ عقیدہ عمل پر مقدم ہے۔ عقیدہ دُرست ہے تو اعمال بھی مقبول، اور عقیدہ غلط ہے تو تمام اعمال مَردود، تو کہنا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی بدعقیدگی اور بدمذہبی کا اظہار، فاسقوں فاجروں کے فسق و فجور کے اظہار سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کے بیان میں ہرگز دریغ نہ کریں اور یہ خام خیال دل سے نکال دیں کہ کسی کی بُرائی کر کے ہم غیبت کے گناہ میں کیوں ملوّث ہوں۔ غیبت بے شک گناہ ہے مگر ایسوں کی برائی کا اظہار غیبت ہی نہیں۔ (سُنّی بہشتی زیور)

---

[1] لغات میں دیو کے معنیٰ ابلیس شیطان کے ہیں۔ اس طرح دیوبندی کے معنی شیطان کی پوجا کرنے والی۔
البتہ ہندو جس بڑے بُت کو پوجتے ہیں اس بت کو دیو کہتے ہیں اس لحاظ سے دیوبندی کے معنی بت کی پوجا کرنے والی ہوئی۔

ہندو رام دیو بُت کو کہیں دیو بندی کہلاتے یہ ہیں

بلکہ گستاخِ رسول کی گستاخیاں، کفر اور مکاریاں مسلمانوں پر آشکارہ کرنا فرض ہے تا کہ مسلمان گستاخِ رسول کے جال میں نہ پھنس سکیں۔ کتنی عجیب سی بات ہے کہ جس گستاخِ رسول فرقے کی فطرت کذب بیانی، جھوٹ روٹی سالن سے بڑھ کر ہو۔ دو منٹ قبل جو بات سب کے سامنے کہی ہو، صاف ڈھٹائی سے اُس کا اِنکار کرنا اُن کی عادت میں شامل ہو پھر وہی گستاخِ رسول کی گستاخیاں کتابوں میں دکھانے یا بیان کرنے کو غیبت یا چغلی بتا کر مسلمانوں میں اپنا وقار قائم کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں......

اِس طرح گستاخِ رسول کی گستاخیاں ظاہر کرنے سے روکنے والوں کے نزدیک تھانے یا کچہری میں مجرموں کے خلاف مظلوموں کی فریاد بھی غیبت چغلی ہی ٹھہرے گی...... اور اسی طرح ججوں، قاضیوں، خلفاءِ راشدین اور خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مظلوموں کی فریاد پر فیصلے بھی مکر پنجم کی بنا پر چغلی غیبت کی حوصلہ افزائی ٹھہریں گے۔ معاذ اللہ

اِن گستاخِ رسول دیوبندیوں کے ہزاروں مکروں میں سے ایک مکر بھی ایسا ہرگز کوئی بھی ثابت نہیں کرسکتا جو خبیثُ الا خبث نہ ہو۔

اِن گستاخوں کو مکر، فریب، داؤ دھوکہ، دغا، چال چلنے سے اِس قدر محبت ہے کہ خود تو کرتے ہی ہیں۔ اپنے ربّ کیلئے بھی قرآنِ پاک کے ترجمہ میں لکھنے پر بہت مسرور ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل دو آیات کے ترجمے پیشِ خدمت ہیں، ہر آیت کا آخری ترجمہ امام اہلسنّت مولینا امام احمد رضا خاں کا ہے فرق مُلاحظہ کریں:۔

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۝ (سورۃ آلِ عمران، آیت: ۵۴)

ترجمہ ﴿ یہود نے داؤ کیا اور اللہ نے داؤ کیا اور داؤ کرنے والوں میں اللہ بہتر داؤ کرنے والا ہے۔ (ڈپٹی نذیر دیوبندی)

......﴿ اور مکر کیا اِن کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ (محمود الحسن دیوبندی)

......﴿ اور وہ چال چلے اور خدا بھی چال چلا اور خدا چال چلنے والا ہے۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)

......﴿ اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔ (امام اہلسنّت مولانا احمد رضا خان)

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ (سورۃ نسآء، آیت: ۱۴۲)

ترجمہ ﴿ منافقین دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور اللہ بھی ان کو دغا دے گا۔ (عاشق الٰہی میرٹھی، محمود الحسن دیوبندی)

......﴿ خدا اُن کو ہی دھوکا دے رہا ہے۔ (ڈپٹی نذیر دیوبندی)

......﴿ اللہ انہیں کو دھوکہ میں ڈالنے والا ہے۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)

......﴿ وہ (اللہ) اُن کو فریب دے رہا ہے۔ (مرزا حیرت غیر مقلد دہلوی و نواب وحید الزّمان غیر مقلد)

......﴿ بیشک مُنافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں۔ (امام اہلسنّت مولانا احمد رضا خان)

وہابی دیو کی بندی یہ نجدی اور مودودی
خدا کے مصطفیٰ کے دِین کے ایمان کے دشمن

قارئین! اندازہ لگائیں کہ یہ خود کو توحید کا ٹھیکیدار سمجھتے ہوئے جب اپنے ربّ کو ہی مکر فریب دھوکہ داؤ دغا کرنے چال چلنے والا لکھ رہے ہیں، پھر یہ گستاخِ رسول حضور علیہ السلام کی کون سی توہین نہ کرتے ہونگے۔

مکرِ ششم جب گستاخِ رسول یا گستاخِ رسول کی طرف سے وکالت کرنے والے ہر ہر مکاری کے بادلیل جواب سے لاجواب ہوتے ہیں اور ہر طرح سے گستاخِ رسول دیوبندیوں وغیرہ کو بُرا کہنے پر مجبور ہی ہونا پڑ جائے تو یہ گستاخ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سڑی سڑی گالیوں کی نشاندہی یا گرفت کرنے والے بریلی کے علماء کو بھی ساتھ میں لپیٹ کر کہتے ہیں کہ

'اگر مجھ کو ایک دِن بھی حکومت کرنے کا موقع مل جائے تو میں پہلا کام بریلویوں اور دیوبندیوں کے تمام مولویوں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے گولی سے اُڑا دوں۔'

جواب قارئین آپ نے دیکھا کہ بات گستاخِ رسول یا گستاخِ رسول کے حمایتوں سے یہ تھی کہ گستاخِ رسول کے عقائد کو کفریہ کہو یا ثابت کرو کہ یہی عقائدِ باطلہ صحابہ کے تھے یا اِن عبارات کے مُصنّف حضرات کا نام لے کر کہو کہ اللہ تعالیٰ اِن عقائد والوں کو دُنیا میں بھی ذلیل کرے اور آخرت میں بھی عذابِ علیم عطا کرے...... نام لے کر کہنا تو بہت دُور کیہ بات ہے...... اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سَڑی سڑی گالیاں دینے والوں پر کوئی حرف تک نہیں آنے دیتے عجیب عجیب مکاریوں سے کام لیتے ہیں اور اگر یہ کبھی ہر طرح سے مجبور ہو بھی جائیں تب بھی گستاخِ رسول دیوبندیوں میں قصداً کیا! بھول سے بھی یہ کہنے والا نہیں ملے گا کہ......

'اگر خدا مجھے ایک دِن کیلئے بادشاہ بنادے تو میں پہلا کام یہ کروں گا کہ تمام گستاخِ رسول کو ایک قطار میں کھڑا کر کے گولی سے اُڑا دوں۔'

......البتہ یہ کہنے والے ہزاروں مل جائیں گے اور ہر جگہ مل جائیں گے کہ گستاخِ رسول کی گستاخیوں کی نشاندہی کرنے والے 'سنّیوں یعنی بریلویوں کو اور دیوبندیوں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے گولیوں سے اُڑا دوں۔'

اور یہ بھی گستاخِ رسول دیوبندیوں کو بُرا کہنے سے بچنے کی غرض سے یا جان چھڑانے کی مجبوری سے سنّیوں کے ساتھ دیوبندیوں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے گولیوں سے اُڑا دینے کا اِرادہ ظاہر کرتے ہیں...... جب کہ اصل وہی عمل ہر ہر گستاخِ رسول کے سینے میں کروٹیں لیتا ہے، جو جوان کے بڑے کرتے آرہے ہیں...... میرے اسلامی بھائیو! ان گستاخوں کے ہزارہا فتنوں کی تحقیق کے بعد آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اِن گستاخوں کے صِرف دو ہی محبوب مشغلے ہیں ایک اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب کی شانِ پاک میں ہر طرح گستاخیاں کرنا اور دوسرا مشغلہ اِن کے پہلے مشغلے میں حائل یا رُکاوٹ ڈالنے والوں کو قتل کرنا...... گستاخیوں کی

معلومات حاصل کرنے کیلئے وہابی مذہب اور دیوبندی مذہب نامی کتابوں کو مطالعہ فرمائیں۔ اسی طرح مولانا احمد رضا خان قدس سرہٗ کی الاستمداد، مفتی احمد یار خاں کی جاء الحق، ارشد القادری کی زلزلہ اور تبلیغی جماعت نامی کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔

اِن گستاخوں کی اہلسنّت وجماعت سے دشمنی اور قتل وغارت گری پر معلومات [1] حاصل کرنے کرنے کیلئے مفتی عبدالقیوم ہزاروی کی تاریخ نجد وحجاز مولانا محمد رمضان قادری کی تاریخ وہابیہ، اسی طرح سامراجیت کے بھیانک سائے، تحریک بالاکوٹ تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء اور ظفر علی کی چمنستان وغیرہ کا مطالعہ کرنے اوران کے حوالے جات دُرست پانے پر آپ خون کے آنسو رونے پر مجبور ہوجائیں گے۔ اگر اِن گستاخِ رسول حضرات کی اپنی ہی تصانیت سے اقتباسات جمع کریں گے تب یہود اسلام دشمنی سے بدتر اِن گستاخِ رسول فرقے کے کارناموں پر دس ضخیم جلدیں تیار کرسکتے ہیں یہاں مختصر اور بہت ہی مختصر چند اشارے اور وہ بھی صِرف قتل سے متعلق تحریر کیے جاتے ہیں۔

مثلاً...... عرب کی آبادیوں پر شب خون مار کر لاکھوں سنّیوں کا قتل کر کے نجدی وہابیوں کا عرب پر قبضہ اور پنجاب کے سکھوں سے جہاد کے بہانے سرحد کی سنّی مسلم آبادیاں کا صفایا خود بھی کیا اور اپنے ساتھی ہندو راجہ رام توچی سے بھی کرایا اور پنجاب کے کسی سکھ کے کھر دنچ بھی نہ آنے دی اور خود سرحد کے پٹھان مسلمانوں سے لڑتے ہوئے مارے بھی بالاکوٹ میں ہی گئے اور وہیں پر قبریں بھی ہیں۔ جن پر آج بھی آنسو کی منّتیں اور بھینٹ چڑھائی جاتی ہیں...... کیا 'بالاکوٹ' لاہور یا امرتسر کی تحصیل کا نام ہے ہندو توچی راجہ رام سے بڑی بڑی مسلم آبادیوں کو اُڑوا کر اُس کو بھاری انعامات سے نوازا...... سرحد کی مسلم لڑکیوں اور مسلمانوں کے مال اسباب کو زبردستی لوٹ کر اپنی فوج میں تقسیم کرنے کے علاوہ ہزار ہا سنّی مسلمانوں کے قتل سے ہاتھ رنگنا...... اور اس بیہودہ کارنامے کو اپنی تذکرۃ الرشید، حیاتِ طیّبہ اور تواریخ عجیبہ وغیرہ میں فخریہ انداز میں بیان کرنا...... تذکرۃ الرشید، حصہ دوم، صفحہ ۲۷۰، میں خوب مزے لے لے کر بیان کرنا کہ اسمٰعیل شہید نے پہلا جہاد حاکم یاغستان یار محمد سے کیا...... اِن سے کوئی دریافت کرے کہ یار محمد کس سکھ کا نام ہے؟...... اور پھر جہاد کس سے بتا رہے ہو...... (مسلمانوں سے)

مسلم قوم سے کرنے جہاد انگریز کی خاطر جاتے یہ ہیں

اور ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے دَوران انگریز کے مخالفوں کو باغی اور انگریز کمپنی کو اپنی رحم دِل سَرکار بار بار ہی نہیں کہنا بلکہ چھپ چھپ کر بخت خاں کے ساتھیوں کو شہید کرنا...... اپنی اُسی تذکرۃ الرشید، حصہ اوّل، ص ۷۴، ۷۵، ۷۹، میں انگریز کی وفاداری میں قربان ہونے اور سنّیوں کو طرح طرح سے قتل (شہید) کرنے کے واقعات کو بہت ہی مزے لے لے کر بیان کرنا اور اس کے بعد

---

[1] اختر شاہجہاں پوری کی مشعلِ راہ

انگریز سے مخبری کر کے لاکھوں سنّیوں کو پھانسی دِلوا کر اور انگریز کے دِل میں وفاداری کا نقش قائم کر کے اپنے بیہودی مذہب کے مدارس کھلوانے کیلئے راہ نکالنا...... یعنی مسلمانوں میں اختلافات پیدا کرنے کی فیکٹریاں کھول کر......

شمس العلماء، خاں کا، سَرکا　　　خطاب انگریز سے پاتے یہ ہیں
مدرسہ، مسجد میں شرک کا　　　سبق بدعت کا پڑھاتے یہ ہیں
شرک بدعت کی فیکٹری کو　　　مسجد، مکتب بتاتے یہ ہیں

اور پاکستان بننے سے قبل اور بعد مسلمانوں کے خلاف، ہندوؤں کو بھڑکا دینے والے بیانات کے ذریعہ سنّیوں کا قتل یعنی ہندو بازاروں میں مسلمانوں کے محلّوں کو آگ لگاتے، اور شب خون مار کر مسلمانوں کو قتل کرتے اور یہ کانگریسی گستاخ رسول دیوبندی مُلا تیج اخبار وغیرہ میں اس طرح کا بیان دیتے کہ اے مسلمانوں کل قیامت میں تم حضور کو کیا مُنہ دکھاؤ گے کہ تم نے ہندوؤں کے بچّوں، بوڑھوں اور عورتوں کو بھی قتل کرنے سے نہیں چھوڑا وغیرہ وغیرہ اور ۱۹۷۰ء ۱۹۷۱ء میں بنگلہ دیش میں غیر بنگالیوں کا جماعتِ اسلامی کے دفتروں میں لا کر سنّیوں کا قتل اور اسی طرح افغانستان میں ڈبل پالیسی کے ذریعہ مجاہدین پر حملوں سے سنّیوں کا قتل اور کراچی میں اَسفندیار، مجید ندیم وغیرہ کے اشتعال انگریز بیانات سے شیعہ، سنّی، فسادات کرا کر اور اسی طرح لاہور میں ڈاکٹر اسرار کا یزید کی تعریف میں بیان پھر قرآنِ پاک کی بے حرمتی کی افواہ سے شیعہ، سنّی فساد کرا کر سنّیوں کو لاہور، کراچی میں شہید کرانے کے علاوہ [1]، پاکستان کے شہروں، قصبوں، دیہاتوں تک میں اور صِرف سنّیوں کو ہی قتل کرنے پر جمی رہتی ہے...... گو کہ اکثر بہانے یہ بناتے ہیں کہ اُس مسجد میں درود شریف پڑھا گیا تھا اِس وجہ سے قتل ہوا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اکثر مساجد میں بظاہر قتل دُرود شریف پڑھنے کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ جبکہ درود شریف تو محض آڑ ہوتا ہے اور اصل مقصد اِن گستاخِ رسول کانگریسیوں کا سنیوں کو قتل کرنا اور مساجدِ اہلسنّت پر قبضہ کرنا ہی ہوتا ہے......

...... سوچو تو سِلوٹوں سے بھری ہے تمام روح　☆　دیکھو تو اِک شِکن بھی نہیں ہے لباس میں ......

ہر وقت، ہر جاہ، ہر پہلو سے　　　نئے نئے فتنے اُگاتے یہ ہیں
سُنّی ہی کو ختم کرنے کی　　　نئی تحریکیں چلاتے یہ ہیں
شیعہ سنّی کے نام سے جھگڑے　　　کرتے ہیں، کرواتے یہ ہیں
رائے ونڈ، جھنگ، لاہور، کراچی　　　قتل سنّی کو، کراتے یہ ہیں
سنّی کو جب پائیں جوابی　　　پرچمِ اَمن اُٹھاتے یہ ہیں
حجاز پہ اہلِ سنّت کا　　　قتل سے قبضہ رکھاتے یہ ہیں
سُنّی مساجد تک پہ قبضہ　　　مکر و قتل سے جماتے یہ ہیں
حشر میں آگے آجائے گا　　　کیا کھوتے کیا پاتے یہ ہیں

---

[1] فساد کا نتیجہ یہ نکلا کہ شیعوں نے ایم کیو ایم کے نام سے ایسی تنظیم کام کی کہ ہر دو جانب سُنّی ہی قتل ہو رہے ہیں۔

مکر ہفتم ﴿ اگر کفریہ عبارات کی بات اِن گستاخِ رسول دیوبندیوں کے مناظر عالم تک پہنچتی ہے، تب دیوبندی مناظر دیگر بہانے بازیوں سے کام نہیں لیتا...... بلکہ بیبا کانہ طور پر کہتا ہے کہ یہ عبارات ہمارے بزرگوں کی ہیں......ایک لفظ یا ایک حرف بھی کسی سنّی کا اِس میں شامل کردہ نہیں......بس فرق اتنا ہے کہ آپ حضرات یعنی سنّی حضرات اِن عبارت کو توہینی عبارت ثابت کرتے ہیں اور ہم دیوبندی ان عبارات کو حضور صلعم کی شان میں تعریفی سمجھتے ہیں اور ویسے بھی سنّیوں کو خود بھی سوچنا چاہئے کہ اتنے بڑے عالم ہوکر کیا وہ حضور صلعم کو گالی دے سکتے ہیں؟

جواب ﴿ اگر حقیقت میں حضور علیہ السلام کے علم شریف کو بچّوں، پاگلوں، تمام جانوروں اور درندوں جیسا علم سمجھنا...... بقول دیوبندیوں کے حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں تعریفی جملہ ہے...... تو پھر کیا وجہ ہے کہ علماءِ اہلسنّت دورانِ مناظرہ اور کتب میں وہی تعریفی جملہ خود اُسی گنگیر یعنی جس نے حفظ الایمان نامی کتاب میں تحریر کیا ہے، اُسی اشرفعلی تھانوی کی شان میں کہنے یا لکھنے کی اجازت مانگنے پر دیوبندی مولویوں کی بولتی پر صدمہ آجاتا ہے؟ اور کیوں چُپ سادھ لیتے ہیں؟

بلکہ بارہا کا مشاہدہ ہے کہ جب بھی دیوبندیوں کے سامنے یہ کہا جاتا ہے کہ مولانا اشرف علی تھانوی وکل علم یعنی جتنا علم اللہ تعالیٰ کو ہے اتنا علم تو تھا نہیں۔ رہا بعض علم تو اِس میں اشرف علی تھانوی کی ہی کیا خصوصیت ہے ایسا علم تو بچوں اور پاگلوں، دیوانوں، بلکہ دُنیا کے ہر ہر جانور (کتے، سُوَر، پاخانے کے کیڑوں) اور درندوں کو بھی حاصل ہے۔ اگر نہیں ہے تو وجہ فرق بیان کیا جائے......

تب وہ غصّہ سے لال پیلے ہوکر کہتے ہیں کہ اتنے بڑے عالم کو گالیاں بکتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی؟ اور جب اُسی اشرفعلی تھانوی کی کتاب حفظ الایمان میں حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں وہی گالی لکھی دِکھاتے ہیں، تب کئی بار اُس عبارت کو آگے اور پیچھے سے پڑھ کر کمال بے حیائی سے کہتے ہیں کہ حضور صلعم کی شان میں مولانا اشرف علی تھانوی نے جو الفاظ کہے اور لکھے ہیں تو تعریف کی نیت سے لکھے ہیں...... اگر یہ عبارت توہینی ہوتی تو کیا ایسی بات! اِتنے بڑے عالم کے مُنہ یا قلم سے نکلتی؟ اور جب اُن سے دریافت کیا جائے کہ ابھی ذرا دیر پہلے تو یہی الفاظ اشرف علی تھانوی کے حق میں توہینی تھے......اب کس وجہ سے یہ عبارت تعریفی ہوگئی؟ رہا بڑا عالم ہونا......وہ بھی بتادیا جائے کہ وہ کتنا بڑا عالم تھا؟ کیا شیطان سے بھی بڑا عالم تھا؟

سنو! سنو! اورغور سے سنو! اگر یہی عباراتی الفاظ ساری دُنیا کے دیوبندی مولویوں کو کہنے کی اجازت بھی اگر دیوبندی مولوی دیدیں تب بھی یہ عبارات حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں گستاخانہ ہی کہلائیں گی اور قرآنِ مقدّس کی سینکڑوں آیات کے حکمِ کفر کی گرفت سے نہیں بچ سکتیں کہ قرآنِ حکیم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں معمولی ہلکے لفظ تک پر......

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

'پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔' (سورۃ بقر، آیت : ۱۰۴)

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ

'بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔' (سورۃ توبہ ، آیت : ۷۴)

دیوبندیوں کی گستاخیوں کے مقابلے میں کتنی معمولی بات ہے کہ محمد غیب کیا جانیں' کہنے پر اللہ ربُّ العزّت نے اُن کی قسم کا بھی اعتبار نہیں کیا اور صاف کہہ دیا کہ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اسلام لانے کے بعد۔ حضور علیہ السلام کی غیبی بات کہ اُونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے...... اُس پر ایک شخص بولا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اُونٹنی فلاں جگہ ہے، 'محمد غیب کیا جانیں' (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور گستاخِ رسول دیوبندیوں کے بزرگ سرحد کے مسلمانوں کے قاتل اسمٰعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں اللہ تعالیٰ کی عطا سے بھی علمِ غیب حضور علیہ السلام کو ماننا شرک بتاتے ہیں۔ بُراہینِ قاطعہ میں خلیل احمد لکھتے ہیں کہ شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے......اور اشرف علی تھانوی نے حضور علیہ السلام کو حفظ الایمان میں علمِ غیب مانا بھی تو ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ ایسا علمِ غیب تو ہر بچے ہر پاگل دِیوانے ہر ہر جانور اور درندوں کو بھی حاصل ہے اِس میں حضور کی کون سی خصوصیت ہے...... معاذ اللہ

علمِ نبی کو بچوں پاگل جانور جیسا گاتے یہ ہیں

دیوبندی عباراتِ کفریہ اگر دیوبندیوں کے نزدیک غیر کفریہ اور تعریفی عبارات پر مشتمل ہیں تو پھر نوّے سال سے آج تک اِن عبارت کو قرآنِ حکیم سے غیر کفریہ کیوں ثابت نہ کر سکے؟ اور اگر آج تک ثابت نہ کر سکے تو اب کوئی دُنیا کا دیوبندی قرآنِ حکیم سے ثابت کرے کہ ایسے الفاظ بولنے کی قرآنِ حکیم نے اجازت دی ہے۔

یاد رہے کہ شیطان اور شیطان کے بندے قیامت تک بھی کفریہ عقائد کو غیر کفریہ قرآنِ حکیم سے ثابت نہیں کر سکتے اور نہ اپنے علماء کو وہی الفاظ لکھنے کی اجازت دیں گے......

☆ ہو جس سینے میں ایسا بغض پھٹ جائے تو بہتر ہے

بلکہ دُنیا کا کوئی سربراہِ مُملکت، وزیر، مجسٹریٹ، کمشنر، ایس پی، صُوبہ دار، حتیٰ کہ سپاہی بھی خود کو علم میں پاگلوں، جانوروں، درندوں (کتے، سُوّر) جیسا یا علم میں اُن کا ہمسر کہلانا پسند نہیں کرے گا...... بلکہ وہ حاکم جو خود بھی گستاخِ رسول دیو بندی عقیدہ کا ہوگا وہ دیو بندی مولویوں کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دی گئیں سڑی سڑی گالیوں کو تعریف کے کلمات کہے گا، مگر خود کو وہ بھی نہیں کہنے دیگا۔

جب کہ میرے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ ربُّ العزّت نے اپنے محبوبِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخ کو قرآنِ کریم میں اپنی توحید یعنی سُورۂ اِخلاص سے قبل سورۃ لہب میں گستاخِ رسول کے دونوں ہاتھ تباہ ہوں ہی نہیں بلکہ اُس کی جورو کو بھی خوب کھری کھری سنائی......سورۂ کوثر میں اَبتَر اور اسی طرح سُورہ نون والقلم میں گستاخ رسول کے دس خبیث عیبوں، خصلتوں کی نشاندہی کر کے اور آخری عیب زِنا سے پیدا ارشاد فرما کر...... گستاخ رسول کو اس طرح کہنا ایمان والوں کیلئے اخلاقِ قرآنِ اخلاقِ الٰہیہ بلکہ نماز کی حالت میں اُن باتوں کا وِرد، وظیفہ مقرر فرمایا اور جیسا جیسا ربُّ العزت نے اِن گستاخوں کو کہا وہ کہنا ایمانی اخلاق ٹھہرایا کہ قرآنِ حکیم میں ایک سورۃ کیا؟ ایک آیت بلکہ ایک لفظ بھی اخلاق سے ہٹ کر نہیں......

میرے پیارے اسلامی بھائیو! اِس اخلاقِ الٰہیہ پر جس مسلمان نے عمل کیا بقسم اُس نے فلاح حاصل کی اور نہ وہ ذلیل ہوا نہ رُسوا، اور نہ اِن شاء اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کا غلام کبھی رُسوا، ذلیل ہوگا......اور جس نے گستاخِ رسول کو ایسا نہ سمجھا جیسا کہ ربِّ العزّت نے ارشاد فرمایا یعنی اخلاقِ الٰہیہ کو چھوڑا وہ ذلیل ورُسوا ہوا......اور اسرائیل جیسوں کے ہاتھوں ذلیل ہوتا رہے گا اور کیوں نہ ہو کہ جب اس نے اپنے گلے سے اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کا پٹہ نکال پھینکا تو ظاہر ہے اس کا ابلیس کی طرح ذلیل و رسوا ہونا مُقدّر رہنے گا۔

میرے اسلامی بھائیو! پھر یہ کتنی بے غیرتی کی بات ہے کہ گستاخِ رسول مُرتد، واجبُ القتل کی گرفت کرنے کے بجائے خود گستاخِ رسول کی نشاندہی کرنے والوں کو بُرا کہنا...... کہ دیکھو دیکھو! یہ مسلمانوں میں انتشار پھیلانے والی بات کر رہا ہے...... وہ کم عقل یہ بھول جاتا ہے کہ گستاخِ رسول مسلمان نہیں بلکہ وہ مرتد، واجبُ القتل ہے اور تعجب کی بات یہ ہے کہ بے حس بے غیرت اُن کی مکاری میں بھی آجاتے ہیں اور نشاندہی کرنے والی کتاب سے نفرت کر کے خود بھی گستاخوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ مسلمانوں کو اپنے نبی کی محبت وغیرت عنایت فرمائے کہ اپنے دشمن سے نبی کے دشمن کو بدتر جانیں۔

آمین آمین آمین

اِن کے سو سو کُفر گنائیں ایک دو پہ ٹل کھاتے یہ ہیں
گویا بقیہ کُفر پہ راسخ ہونا اپنا جتاتے یہ ہیں

سمجھنا دیو بندی کا، آسان بھی ہے دشوار بھی
جھوٹ تقیہ عادت اِن کی، اِقرار بھی ہے اِنکار بھی

گستاخانِ رسول کی عبرتناک موت

پر چند مختصر جھلکیاں!

میرے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا اور سنا ہوگا کہ...... گستاخانِ رسول کی عبرتناک موت پر گستاخِ رسول دیوبندی اُسکی دوسری علامات مثلاً زانی، لوطی، شرابی ہونا تو سبب بتا دینا گوارا کر لیتے ہیں مگر بھیانک موت کا سبب...... اللہ تعالیٰ کے محبوب کی گستاخی کبھی ہرگز بیان نہیں کرتے بلکہ یہ کہنے والے بھانڈ تو بہت مل جائیں گے کہ فلاں جہاز کے حادثہ میں اُس شخص کی وجہ سے قرآن اور چشمہ بالکل صحیح سلامت رہا...... مگر قارئین! آپ نے اِن گستاخوں کے مُنھ سے یہ کبھی نہ سنا ہوگا کہ 'آگ کو دُور سے پکڑنے والی اشیاء مثلاً پلاسٹک کا چشمہ اور قرآنی کاغذ جلنے سے بچ گئے...... مگر نبی کے گستاخوں کا ساتھ دینے کے سبب فلاں شخص عذاب سے نہ بچ سکا' البتہ بربادی کے سبب یعنی سنّیوں کو گستاخِ رسول بنانے کے مشن کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے یہ کہنے والے بھی مل جائیں گے کہ اب ضرورت اِس بات کی ہے کہ ہم مل کر اُن کے بقیہ مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ ولا حول ولا قوۃ

میرے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ ربُّ العزّت کی یہ عادتِ کریمہ ہے کہ جب تک کوئی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی یا گستاخی حتیٰ کہ دعویٰ خدائی کرتا رہے اور اس دَوران اللہ ربُّ العزّت اُس پر غضب یا قہر نازل نہیں فرماتا مگر جیسے ہی اُس کے پیارے نبی یا ولی کی جناب میں کوئی بے ادبی گستاخی کرتا ہے پھر وہ غضبِ الٰہی سے نہیں بچ پاتا خواہ اپنے وقت کا شدّاد ہی کیوں نہ ہو...... محض زِنا کا الزام لگانے پر ہی اُس کو زمین میں دھنسا دیا جاتا ہے...... چاہے اپنے وقت کا فرعون ہی ہو اس کو قصد (صرف اِرادہ) قتل موسیٰ علیہ السلام پر بھی بمعہ ساتھیوں کے غرق فرما دیتا ہے۔

اِسی سنّتِ اِلٰہیہ پر...... پیشانی پڑھنے والے اللہ کے محبوب بھی عمل فرماتے نظر آتے ہیں کہ کوڑا ڈالنے والی یہودا کی بیمارپُرسی فرما کر ایمان کی دولت سے نوازتے ہیں...... اسی طرح اپنے کافر مہمان کے بستر پر سے غلاظت کے ساتھ ساتھ ہی اُس کے کفر کو بھی دھوتے نظر آتے ہیں...... مگر یہ سب اخلاق اُسی سے فرماتے ہیں جس کی پیشانی میں ایمان کی دولت مُلاحظہ فرماتے ہیں......

ورنہ دوسروں سے ایسا اخلاق فرماتے کہ آخری نو یا دس سالوں میں اِس قدر غزوے اور سریئے فرمائے کہ تاریخ میں آپ ہی نمایاں نظر آتے ہیں...... کہیں ایک مٹھی کنکریوں سے کسی کا ہاتھ، کسی کی ٹانگ، کسی کی ناک، کسی کا کان اور کسی کی آنکھ اُڑا کر چلتا پھرتا اشتہار بناتے نظر آتے ہیں اور خدا کی قسم وہ گستاخ اِسی اخلاق کے مستحق تھے جب ہی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاقِ حمیدہ کو قرآنِ حکیم میں آپ کے ربّ نے خلقِ عظیم یعنی کائنات میں آپ سے بڑھ کر کوئی بھی اخلاق والا نہیں...... ارشاد فرمایا۔

اور اسی سنّت پر عمل کرتے ہوئے مولیٰ علی کرّم اللہ وجہہ اسلامی دشمن کے تھوکنے پر اُس کے سینے سے نہ صرف اُترے ہیں بلکہ گردن کاٹنے سے بھی ہاتھ روک لیتے ہیں کہ اب تھوکنے کا انتقام بھی شامل ہو جائے گا...... اِسی طرح حضرت علی کو مُشرک کہنے والے

خارجیوں، محدوں کے مقابل چھ ماہ تک مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ خود اوران کے فوجی رہے......مگر اُن سے اپنی ذات کا انتقام نہ لیا کہ جب ان موحدوں نے حضرت علی کے ایک فوجی کو قتل کر کے دریا بُرد کر دیا اور اس قتل کا ہر خارجی موحد نے خود کو اس کا قاتل کہا، تب تمام کو واصلِ جہنّم کیا۔اور خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلے کو نبی پاک کے فیصلے پر ترجیح دینے والے مسلمان کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گردن اُڑا دیتے ہیں......جس پر اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو فاروقِ اعظم کے خطاب سے نوازتے ہیں، یعنی حق و باطل میں فرق فرمانے والے......اور اسی پر بس نہیں فرمایا بلکہ اللہ کے محبوب نے مزید فاروقِ اعظم کو یہ سعادت بخشی کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔اگر حقیقت میں فاروقِ اعظم ظاہری حیات میں آج تشریف فرما ہوتے تو گستاخانِ رسول نجدی، وہابی، دیو بندی، ندوی، مودودی اور کراچی کا عباسی، عثمانی، لاہور کا اِسراری خارجی، اشرف علی تھانوی ہوتے نہ اِنکی کُفریہ عبارات ہوتیں اور نہ اِن کے پیروکاروں کا دُور دُور تک نام ونشان ہوتا۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارا ربّ ہم مسلمانوں پر کس قدر مہربان اور شفیق ہے کہ وہ ہر آن یہی چاہتا ہے کہ میرے پیارے بندے گستاخِ رسول ہو کر جہنم میں نہ جائیں۔ اِسی غرض سے شہروں قصبوں دیہاتوں میں گستاخانِ رسول کی دردناک موت مسلمانوں کو دِکھا کر عبرت دِلانا چاہتا ہے کہ خبردار خبردار گستاخِ رسول فرقے کی کسی بھی ٹولی میں خود کو شامل نہ کرنا...... ہر دم ہر وقت گستاخانِ رسول کی عیاریوں، مکاریوں سے بچتے رہنا۔چنانچہ اللہ ربُّ العزّت کی اِس سُنّتِ مُطہرہ پر آپکا **انیسؔ** عمل کرتے ہوئے چند گستاخانِ رسول کی بہت ہی مختصر عبرت ناک موتوں کی طرف اِشارے تحریر کرتا ہے تاکہ ہمارے سُنّی بھائی یا ہماری سنّی ماں بہنیں اِن گستاخوں کی نہ تقریریں سنیں اور نہ اِن گستاخِ رسول دیوبندیوں کی کتابیں مُطالعہ کریں۔اللہ تعالیٰ سے ہر وَقت اپنے ایمان کیلئے حفاظت کی دُعا کرنی چاہئے کہ ان گستاخِ رسول شیطانوں کو اپنی عیاریوں مکاریوں سے گمراہ کرتے دیر نہیں لگتی۔ لہٰذا اپنے دِلوں سے اِن گستاخوں کی محبت دودھ سے مکھی کی طرح نکال پھینکیں، خدا کرے ایسا ہی ہو۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

عبرت-۱ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے علم شریف کو پاگلوں، جانوروں، درندوں جیسا علم حفظ الایمان میں لکھنے والے گستاخِ رسول اشرف علی تھانوی کے عمر بھر فوطوں میں بڑی مقدار سے پانی بھرے رہنے دیا جس کی وجہ سے آنجہانی ہونے کے دَوران اُس میں کیڑے اور تعفن سے تمام عزیز و اقارب تک کو بلکہ اُس کے جنازے تک سے نفرت پیدا ہوئی۔اللہ تعالیٰ اِس پر قادر ہے کہ اشرف علی تھانوی کے ہاتھوں سنِ پیدائش مکرِ عظیم لکھوائے۔

عبرت-۲ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے گستاخِ رسول رشید احمد گنگوہی کے آنجہانی ہونے سے کافی سال پہلے ہی اُس کی آنکھ کی بھی بینائی چھین لی۔ جس کے سبب عبدُ الحی کو چھڑی کی طرح استعمال کرنا پڑا اور عبدُ الحی رشید احمد کی چھڑی مشہور ہوا۔ انہی ایام میں رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں مشہور و معروف کوّے کو کھانا ثواب لکھ کر دِین میں فتنہ پیدا کیا۔ جس پر اہلسنّت کے امام مولٰینا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وقت و موقع کے لحاظ سے ایک ضربُ المثل کو رشید احمد گنگوہی پر شعر میں چسپا کیا:

پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شوربے ہی سے کھائے
بٹیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ (کوّا) لے کے چلے!

قریب آنجہانی ہونے کے اللہ تعالیٰ نے انہی اندھی آنکھوں میں کیڑے بھی پیدا فرمائے اور گھر والوں سے بدبو برداشت کرنے کا صبر بھی چھین لیا۔ جس کی وجہ سے اُس کا جنازہ گھر کے باہر عام لوگوں کیلئے عبرت کا سبب بنا۔

عبرت-۳ سُورۃ نون والقلم میں گستاخِ رسول کی دس خبیث خصلتوں سے آخری علامت **ذٰلِکَ زَنِیۡم** کہ وہ زِنا سے پیدا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائی اور آگے سزا ارشاد فرمائی کہ **سَنَسِمُهٗ عَلَى الۡخُرۡطُوۡمِ** قریب ہے کہ ہم اُس کی سُور کی سی تھوتھنی پر داغ دیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دُبئی سے اہلسنّت کا بیج ہی ختم کرنے کے چیلنج کرنے والے گستاخِ رسول غلام اللہ خان کی صورت کو اِس طرح داغا کہ اسٹیج پر تقریر سے قبل ہسپتال کو بھاگنا پڑا۔ ہسپتال میں وارڈ میں جاتے ہی اللہ ربُّ العزّت کے ارشاد کے مطابق اُس کی شکل سُور کی کالی تھوتھنی کی طرح ہوگئی۔ زبان پیشانی کو لگ گئی۔ دبئی کے دیوبندی عوام شکل دیکھنے سے ہی بیہوش ہوگئی اور کافی حضرات دو، چار، چھ ماہ کیلئے دماغ ہی کھو بیٹھے۔
غلاظت کی طرح کینہ بھرا تھا اُس کے سینے میں اور بیشمار دیوبندیوں کو اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کرکے ایمان کی دولت نصیب ہوئی جس کے سبب ڈاکٹروں کو میّت کے صندوق پر بھی یہ لکھنا پڑا کہ کوئی صاحب اس کی شکل دیکھنے کی کوشش نہ کریں۔

مصرع...... وہ صورت تھی کہ صورت دیکھ کر مُنھ پھیر لیں مُردے!

اور سی وجہ سے ضیاع الحق نے شاہ احمد نورانی صدیقی کو دُبئی کے ہوائے اڈے سے ہی واپس پاکستان بلایا تاکہ نورانی صاحب سے دُبئی کی عوام غلام اللہ خان کی بھیانک و عبرتناک موت...... فرش سے چھت تک بار بار اُچھلنے اور اُسی حالت میں دَم نکلنے کی کیفیت نہ بیان کریں۔

عبرت-٤ سُورۃ لہب کی بیان کردہ علامت گستاخِ رسول کو تباہ کرنا...... جس طرح واقعہ ۱۶۷ سے ثابت ہے کہ پہلے مدینہ منورہ کے شہر یار نے مسجد نبوی خالی کرائی۔ پھر چالیس فربہ شیعہ مزار مبارک سے جسد نکالنے کی غرض سے کدال، پھاوڑے، ہتکاری لیکر مسجد کے اندر داخل ہوئے اور تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ زمین پھٹی اور وہ سب اندر سما گئے اور زمین کا فرش پھر ویسا ہی پہلے کی طرح آپس میں مل گیا۔ مگر عبرت کیلئے ایک شخص کے کپڑے کا کچھ حصّہ باہر رہ گیا جس کو دیکھ کر شیعہ حاکم کا جلال بھی ختم اور تباہی کا یقین بھی ہوا۔

عبرت-٥ احسان الٰہی ظہیر اپنی عادت وخصلت میں کیسا تھا؟ اور یہ کہ احسان الٰہی ظہیر! اسلام پر احسانِ الٰہی ثابت ہوا؟ یا گستاخِ رسول سے نفرت نہ کرنے والے مسلمانوں پر عذابِ الٰہی؟ اور یہ کہ احسان الٰہی پر عذابِ الٰہی یا قہرِ الٰہی کے کیا کیا اسباب تھے؟ اور یہ کہ عرب ممالک سے کبھی فرداً فرداً خود یا کبھی وفد کے نمائندوں کے لئے...... کس کس چالاکی سے کروڑوں ریال و دِینار حاصل کرتا اور اس سرمایہ کی بھی بندر بانٹ میں ہر بار نئے فن، نئے ہنر کے مظاہرہ کی مہارت پر وہ کس قدر عُبور رکھا تھا؟ اس پر ایک ضخیم کتاب (جو ان کے اپنے رسائل کے حوالوں سے) ناکافی ہوگی...... لہٰذا ہم یہاں ان کے اپنے مذہب کے اجتماعی ترجمان ہفت روزہ اہلحدیث' کے صِرف تین ہی اقتباس پر اکتفا کرتے ہیں البتہ اقتباسات سے پہلے قارئین کو یہ بتانا مناسب ہے کہ وہ یعنی احسان الٰہی ظہیر نجدی و وہابی ممالک کی نفسیات سے بخوبی واقف تھا کہ ان نجدی ممالک کو جس قدر بھی پاکستان میں زِیادہ سے زیادہ وہابی سرگرمیاں بتائی یا دکھائی جائیں...... یا اہلسنّت کے خلاف جس قدر بھی وہ اپنے آپ کو سرگرم عمل ظاہر کرے گا اُسی قدر ان نجدیوں سے زِیادہ سے زِیادہ ریال وغیرہ حاصل کر سکے گا۔

اقتباس-١ احسان الٰہی ظہیر وہ کہ جس سے متعلق خود اُسکے بزرگ اور جمیعت اہلحدیث کے پیشوا حافظ محمد گوندلوی نے فرمایا کہ 'جمیعت میں دو شیطان ہیں ایک ساہیوال کا عبدُ الحق صدیقی اور دوسرا احسان الٰہی ظہیر' (ھفت روزہ اھلحدیث لاھور، ۲۸ شوال ۱۴۰۴ھ)

-۲ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص جس کی دراز دستیوں اور زبان درازیوں کی ابتداء اپنے ہی باپ پر زیادتی سے ہوئی تھی۔ اپنے انجام کو جلد پہنچنا چاہتا ہے۔ (ھفت روزہ اھلحدیث لاھور، ۵ ذیقعد ۱۴۰۴ھ)

-۳ مولانا محمد اسحاق چیمہ نے ایک مجلس میں احسان الٰہی ظہیر کو چور، ڈاکو، خائن، بدیانت، بدمعاش اور نہ جانے کیا کچھ کہا تھا۔ (ھفت روزہ اھلحدیث لاھور، ۲۲ ذو الحجہ ۱۴۰۴ھ)

بشکریہ ماہانہ رضائے مصطفٰے

میرے پیارے اسلامی بھائیو! گستاخِ رسول غیر مقلدین نے مارچ ۱۹۸۷ء کی کانفرنس سے چند سال قبل بھی ایک غیر مقلد کانفرنس منعقد کی تھی مگر وہ بھی ابتداء میں ہی اولیائے کرام کو ننگی فحش گالیوں کی وجہ سے بشکل طوفانی آندھی عذابِ الٰہی کی نذر ہو گئی کہ اِن موذیوں کی شام ہی سے شامت آئی تھی اور شامیانوں کے بانس ان کے حق میں قہرِ الٰہی ثابت ہوئے اور شامیانے کہیں سے کہیں پہنچے اور افراتفری کے عالم میں آپس میں ہی سَر پھوٹے اور دوسرے دِن بوریوں کی بڑی تعداد میں جوتے جمع ہوئے......

اُڑ کر لے گئی اندھوں کو آندھی اُس اندھیرے میں

میرے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح گستاخِ رسول دیوبندی اپنے علماء کی دردناک موت سے عبرت نہیں پکڑتے...... بالکل اسی طرح گستاخِ رسول دیوبندیوں کے ہم عقیدہ غیر مقلد بھی عذابِ الٰہی سے عبرت حاصل نہیں کرتے چنانچہ مارچ ۱۹۸۷ء کی لاکھوں روپیہ خرچ سے غیر مقلد کانفرنس کامیاب کرانے کی غرض سے مہینوں پہلے ہی سے پاکستان خصوصاً پنجاب میں شہر شہر، قصبے قصبے، اہلحدیث نام سے جلسے قائم کئے۔ چونکہ دیوبندی اور غیر مقلد عوام کی فطرت میں نبی کی گستاخی ہی محبوب ساعت سمجھی جاتی ہے لہٰذا اُن جلسوں میں احسان الٰہی اور اُس کے وہ ساتھی جو اسٹیج پر ہی عذابِ الٰہی کے شکار ہوئے کانفرنس سے قبل کے جلسوں میں اور کانفرنس میں بھی خوب اولیائے کرام خصوصاً میاں میر اور حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح طرح سے گستاخیاں کیں۔ اور آخری کلمات کہ اتنے عرصہ سے جو میں ولیوں کے خلاف خصوصاً داتا کے خلاف بول رہا ہوں تو اُس نے میرا کیا بگاڑ لیا...... میں چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اُس میں کوئی طاقت ہے تو میرا ہاتھ پیر توڑ کر دِکھائے...... اِس جملہ پر گلدستہ کا بم پھٹا اور چھ گستاخِ رسول تو اُسی وقت شیطان کو پیارے ہو گئے...... یہ کلمات اُس وڈیو میں بھی ہیں جو نجدی وہابی ممالک کو دکھا کر یا سنا کر اُن سے مزید بڑی تعداد میں ریال حاصل کرنے کی غرض سے تیار کی جا رہی تھی...... اُس میں قہرِ الٰہی نازل ہونے سے بیس منٹ قبل ٹائم بم والا گلدستہ لا کر رکھنے والے کا چہرہ بھی ہے اس کے باوجود اُس جانی دشمن کو نہیں پکڑنے دیتے کہ کہیں قاتل کا پورا گروہ منظرِ عام پر نہ آ جائے جبکہ قہرِ الٰہی کے فوراً بعد حکومت نے پہلے وڈیو پر قبضہ کیا جس کی وجہ سے اُسی شب کی صبح کو اور کئی دِن تک حکومت کی جانب سے اخبارات میں یہی سُرخیاں چھپتی رہیں کہ مُلزم ہماری نظر میں ہے یا ممکن ہے حکومت کو غیر مقلدوں نے اِس لئے مجرمین کو گرفتار کرنے سے روکا کہ کہیں احسان الٰہی ظہیر کی دیگر فن کاریاں بحث کے دَوران قاتلوں کی زبانی منظرِ عام پر نہ آ جائیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ضیاء الحق نے مزید اپنے ہم عقیدوں کو پھانسی پر چڑھنے سے بچایا ہو...... غرض کہ یہ غیر مقلد اصل مجرم کو بچا کر اس وقت کے وزیرِ اعلیٰ کو بلیک میل کرنے کی غرض سے قتل کا خون اُس کے سَر تھوپتے ہیں...... تو کبھی کسی اور کو قاتل ٹھہراتے ہیں...... اور یہ نام کے موحد یہ نہیں دیکھتے کہ ۲۳ مارچ کو بادشاہی مسجد میں نعرۂ رسالت کے جواب میں مردہ باد کہنے یا ان کی سرپرستی کرنے والوں کو اگر دُنیا کی کچہری سزا دینے میں ناکام ہو تو پھر اُس کو اللہ تعالیٰ اپنی عدالت سے کسی دوسری ۲۳ مارچ کر و سزا سنائے...... اور اللہ جل شانہٗ اس پر بھی قادر ہے کہ گستاخِ رسول کو چاہے تو اس کے اپنے ہی ہم مذہب یا اس کے اپنے عزیز رشتہ دار سے ہی تباہ کرادے......

اور اللہ تعالیٰ اِس پر بھی قادر ہے کہ گستاخِ رسول تباہ شُدہ کی دنیا میں اور خصوصاً اس کے ہم مذہب نجدی گستاخوں میں احسان الٰہی ظہیر کی طرح نمائش کرائے تا کہ ان گستاخوں کو بھی عبرت ہو اور پھر اس کو احسان الٰہی ظہیر کی طرح ڈاکٹروں سے ٹکڑے ٹکڑے کرا کر بھی مارنے پر قادر ہے یعنی خود اپنی آنکھ سے کر اپنی بربادی کا نظارا...... اور اللہ تعالیٰ اِس پر بھی قادر ہے کہ محفل میلاد یا کسی بھی اللہ کے ولی کے عرس مبارَک کو شرک بتانے والوں سے ہی احسان الٰہی ظہیر کی عبرتناک موت کی برسی منوائے اور اُن کو اپنا مُنہ بولا شرک بھی یاد نہ آنے دے...... اور اس طرح اللہ اپنے بندوں کو گستاخی کی عبرتناک موت سے ہر سال آگاہی دِلاتا رہے۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو! جب گستاخانِ رسول اپنے مُرداروں (اسمٰعیل دہلوی، اشرف علی تھانوی، رشید گنگوہی، عطاءاللہ احراری کانگریسی، شبیر احمد احتشام، مودودی، مفتی محمود کانگریسی، حق نواز، سعود نجدی، عبدالعزیز نجدی، ضیاع الحق، احسان الٰہی ظہیر) کی برسیوں پر لاکھوں ڈالر خرچ کر کے شِرک نگلتے نظر آتے ہیں اور اگر ہم اہلسنّت اپنے بزرگوں عشاقِ مصطفٰے کا اپنی حلال کی کمائی سے عرس منائیں تو یہ بدمذہب شرک اُگلتے دکھائی سنائی دیتے ہیں، جبکہ اہلسنّت کا مسلک ہے کہ

کون کہتا ہے کہ مؤمن مرگئے قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

عبرت-٦﴾ اللہ تعالیٰ گستاخِ رسول کو ذِلّت کی موت تو دیتا ہی ہے مگر گستاخِ رسول کی اور اُس کی تصنیف کی تعریف کرنے والے کو بھی عبرت کی موت دیتا ہے مثلاً گستاخِ رسول اشرف علی تھانوی کی تصنیف شِرک اور بیحیائی کی پوٹلی، بہشتی زیور کی تعریف کرنے والا احتشامُ الحق تھانوی کو غلام احمد قادیانی کی طرح بیتُ الخلاء میں مارا۔ جس کی وجہ سے اُس کے عزیز و اقارب کو اٹیچڈ باتھ میں موت کا اعلان کرنا پڑا۔

عبرت-٧﴾ اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے سکھر کے گستاخِ رسول سے بیتُ الخلاء میں رومال اوپر لٹکوایا اور چند ہی منٹ بعد قدمچہ میں مُنھ کے بل گرنے سے نجاست کی چھینٹیں دُور دُور تک گئیں اور اُس گستاخِ رسول کے چیلے سب کے سامنے یہی واقعہ کرامت کے طور پر دُہرا دُہرا کر خوب ہچکیوں سے روتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ...... اللہ اللہ حَذ َت کا تقویٰ کہ حذ َت کو معلوم تھا کہ میں مرنے والا ہوں کہیں نجاست کی چھینٹوں سے رومال خراب نہ ہو جائے اور اس کو اوپر لٹکا کر نجاست سے بچالیا۔

جس کرامت میں رومال کا تحفظ ہوا اور اپنے مُنھ کو پاخانے سے آلودہ ہونے کی خبر نہ ہو ایسی کرامت پر لاحول۔۔۔۔

عبرت-۸ اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے حماداللہ گستاخِ رسول کو ایسا بتدریج عذاب اور ہلاک فرمایا کہ دُرودِ تاج کو پیر کی ٹھوکر سے ٹھکراتا ہوا کوڑے کے ڈھیر تک لے جانے کے صلہ میں اس کے پیر کو فیل پا یعنی ہاتھی کے پیر کی طرح کر کے عمر بھر عذاب دیا اور پھر جس شخص کی چندمنٹ کی سخت جاکنی کی حالت لوگ دیکھنا برداشت نہ کرسکیں مگر اس گستاخِ رسول کو اس سے بھی زیادہ سخت جاکنی کی کیفیت میں اللہ تعالیٰ نے تقریباً سال بھر مبتلا فرمایا جس کی وجہ سے اس کے ہم عقیدہ لڑکوں نے اس سے تنگ آ کر اس کی دیکھ بھال سے نجات حاصل کرنے کی ایسی ترکیب نکالی کہ دور کے شہر نجدی دیو بندی جب اطلاع پر وہاں کی حاضری سے واپس اپنے شہر آئے تو ان میں کا ہر شخص یہی کہتا ملا کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے دفنا چکے تھے اور جب اسی دیہات ہالیجی والوں سے دریافت کیا گیا کہ دفن سے پہلے حضرت کی آپ نے زیارت کی؟ تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ جب ہم وہاں پہنچے تو اسی وقت دفنا کر فارغ ہوئے تھے اور جب اس کے عزیز رشتہ داروں، محلے والوں سے دفنانے سے پہلے شکل دیکھنے کو دریافت کیا گیا تو انہوں نے بھی یہی جواب میں کہا کہ جب ہم اطلاع ملتے ہی پہنچے تو ان کے لڑکے قبر پر مٹی ڈال رہے تھے۔

حماداللہ اور پیر جو گوٹھ حمادُ اللہ نے پیر جو گوٹھ میں پیر سائیں پاگارہ سے ملاقات کا دِن اور وقت مانگا۔ پیر سائیں نے وقت دے دیا۔ حمادُ اللہ جس وقت پیر گوٹھ پہنچا تو اس کے آگے آگے کچھ وہابیوں نے لوگوں کو پہلے سے مطلع کیا کہ حذ ت جی آرہے ہیں لوگوں کو اشتیاق تھا کہ دیکھیں ہاتھی کے پیر والا شخص کیسا چلتا ہے۔ دیکھ کر عبرت حاصل کی۔ حماداللہ نے جب پیر سائیں سے ملاقات کی تو پیر سائیں نے اپنے مخصوص اتالیق حضرت مولٰینا تقدّس علی خاں کو بلایا۔ اس وقت حماداللہ کے خلیفہ اپنے وہابی پیر کی تعریف میں مصروف تھے۔ پیر سائیں نے حضرت مولٰینا تقدّس علی خاں نے وہ حدیث سنائی جس میں عیسائی پادری اپنے شاگروں کے ہمراہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مناظرہ کیلئے آیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انجیل شریف کی ایک وہ آیت سنائی جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ زیادہ موٹے شخص کو پسند نہیں فرماتا۔ الــــــخ حدیثِ پاک سن کر تمام کالے کالے موٹے موٹے وہابی مُنہ لٹکا کر دفع ہو گئے۔

عبرت-۹ اللہ تعالیٰ نے گاندھی کی لنگوٹی کی جوں اور ہندوؤں کا زرخرید کا بلکہ کانگریس کا صدر پاکستان اور مسلمانوں کا کھلا دشمن اور گستاخِ رسول دیو بندی عقیدے سے نیچری عقیدے کے یعنی اسلام سے آزاد...... محمد حسین آزاد کی عبرتناک موت کے علاوہ ذلت کی موت لاکھوں مسلمانوں کے قاتل پنڈت نہرو کے ذانوں پر دی۔

عبرت -۱۰﴾ اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے اولیاء وانبیاء کرام کی شانِ پاک میں ہتک آمیز جملے بکنے اور لکھ لکھ کر چھاپنے والے اور پاکستان بننے سے قبل پاکستان کے مخالف مسٹر مودودی کو علاوہ اندر سے سنگ ساری یعنی گردے میں پتھری اور عبرتناک موت کے امریکی یہودی نرسوں کے درمیان ہلاک کیا۔مزید عبرت یہ کہ مودودی جماعت کے افراد نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا کہ بڈھے کو بھی الیکشن کے وقت ہی مرنا رہ گیا تھا...... اگر یہ اس پر الزام ہے اور یہ موت اچھی موت ہے تو ہماری دُعا ہے کہ ایسا ہی انجام...... داتا صاحب کی کتاب کشف المحجوب میں خیانت کرنے والے میاں محمد طفیل کا بھی ہو اور قاضی حسین احمد تکبیر کا صلاح الدّین...... مجیب شامی...... ضیاء شاہد الطاف حسین قریشی نجدی...... منور حسن...... خورشید احمد...... لیاقت بلوچ کا بھی ہو۔ ورنہ عبدالعزیز نجدی، سعود نجدی، یا اشرف علی تھانوی، غلام اللہ خاں، حماد اللہ یا ضیاع الحق جیسا ہی انجام ہو ...... آمین۔

یہودی ان کے ہمدم، ہم سخن، ہم راز، ہم جولی

عبرت-۱۱﴾ سُورۃ کوثر میں ارشاد کردہ گستاخِ رسول کی علامت **اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَر** بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے...... کہ نہ اسے ایمان نصیب ہو نہ ذکرِ خیر نہ برکت نہ کوئی اور بھتری نہ آخرت میں اُس کی بخشش...... چنانچہ عاص بن وائل اگر چہ صاحبِ اولاد تھا مگر ربّ نے اس کی اولاد کو ایمان کی توفیق دے کر حکماً اسے منقطع النسل بنا دیا۔اب بھی دیکھا جاتا ہے کہ جن لوگوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدگوئی گستاخی کو اپنا شعار بنا لیا وہ اکثر لاولد ہو کر مرے۔ یعنی آئندہ سلسلۂ نسب کا نہ چلنے دینے پر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا اِظہار فرماتا رہتا ہے جس طرح حضور موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون کو اور زلیخاں کے پہلے شوہر عزیز مصر کو نامرد کر کے اور برصغیر میں وہابی مذہب کو متعارف کرانے والا اسمٰعیل دہلوی، رشید احمد گنگوہی، تاج محمود امروٹی اور باوجود کئی بیویوں کے اشرف علی تھانوی وغیرہ وغیرہ کو اولادِ نرینہ سے محروم رکھا۔

یہ تاج محمود امروٹی وہی ہیں جنہوں نے سندھی ترجمۂ قرآن میں اللہ و رسول کی شانِ پاک میں گستاخیاں کیں...... یہ پیدائشی سُنّی تھے مگر گستاخانِ رسول سے نفرت نہ کرنے کے سبب یہ بھی اپنا ایمان گستاخِ رسول دیوبندی کوّا خوروں کو دے بیٹھے۔

اسی طرح اشرف علی تھانوی بھی پیدائشی سُنّی حنفی تھے مگر کوّا کھانا ثواب فتاویٰ رشیدیہ میں لکھنے والے گستاخ رسول سے نفرت نہ کرنے کے سبب اپنا ایمان گستاخِ رسول دیوبندی کوّا خوروں کو دے بیٹھے۔یہ حفظ الایمان میں حضور علیہ السلام کے علم شریف کو پاگلوں، جانوروں، درندوں کی مثل لکھنے کی وجہ سے دُنیا میں جانے پہچانے جاتے ہیں...... گزارش ہو چکا ہے پیشتر یہ ماجرا سارا...... ایک عاشقِ رسول نے ان کے آنجہانی ہونے کا سن...... مرگئے مردود جن کا فاتحہ نہ دُرود...... نکالا اور خود اشرف علی تھانوی نے اپنے پیدائش کا سن...... مکرِ عظیم متعارف کیا۔

عبرت-۱۲﴾ اللہ تعالیٰ اپنے ارشاد کے مطابق قرآن کی اور صاحبِ قرآن کی توہین کرنے والے کو خصوصی فالج کے ذریعہ بھی ہلاک فرماتا رہا ہے۔ جس طرح اللہ جل شانہٗ نے نجدی وہابی عبدالعزیز کو...... ہیوی ٹینک و بلڈوزر سے گنبدِ خضریٰ کو گرانے پر ناکامی اور پھر خود گنبدِ خضریٰ پر چڑھ کر کدال مارنے پر آدھے جسم پر شدید مخصوص فالج کی مار ماری کہ امریکہ تک بھی اُس کا فالج سے کانا پن دُور کرنے میں ناکام رہا۔ جس کی وجہ سے اُس کانے نجد وہابی کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے تمام گستاخِ رسول حتیٰ معلّم تک اس کے ذلّت کے مرنے کے بعد بھی پچیس تیس سال فرضی کانے بن کر نجدی وہابی توحید کو عملی نمونہ بنے رہے اور ایک آنکھ قدرِ دبائے رہنے میں اِس سے بھی زائد عرصے رہے...... البتہ عبدالعزیز کی طرح ہاتھ ٹانگ خوشنودی کی خاطر کسی نے ضائع نہیں کی۔ صرف ایک آنکھ بند کر کے ہی اسکی عقیدت کا اظہار اور اللہ ایک ہے کا اعلان کرتے رہے۔ ایسی اجتماعی عقیدت پر سو بار لاحول۔۔

عبرت-۱۳﴾ یونہی اللہ تعالیٰ نے کالے مُفت کے مفتی عبدُ الحکیم گستاخِ رسول کو پہلے کئی بار اور کئی ماہ تک سکھر و کراچی میں لقوے کی مار مار کر...... سورۃ نون والقلم کہ **سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ** یعنی قریب ہے کہ ہم اُس کی سُور کی سی تھوتنی پر داغ دیں گے۔ جس کی وجہ سے اُس کے اپنوں کو بھی عرصۂ دراز تک ملاقات تک سے روکا گیا اور پھر اس کو دِل پر فالج سے ہلاک کیا اور اس کی بھیانک موت سے عوام کو عبرت حاصل نہ ہو فوراً کراچی میں دبا دیا۔

عبرت-۱۴﴾ اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہندوؤں کے اِشاروں پر گھومنے والے کانگریسی بلکہ سوشل اِزم کو اسلامی سوشل اِزم کا پیوند لگانے والے گستاخِ رسول دیوبندی عقیدے کے مفتی محمود کو بیٹھے بیٹھے ہی اچانک ہلاک کیا اور توبہ استغفار کا بھی موقعہ نہ ملا اور اللہ تعالیٰ اِس پر بھی قادر ہے کہ گستاخِ رسول فرقے کے لیڈر کانگریسی موٹے مفتی محمود کو قبر میں دبانے سے قبل وہابی ضیاع الحق کے ذریعہ دہشت ناک توپ کے گوگوں کی آواز سے اُس کو اذیّت دلائے۔

دس گز کی شلوار ٹخنوں تک نہیں آتی
فراقِ قوم میں گھُل گھُل کے ہوگئے ہاتھی

عبرت-۱۵ اور اللہ تعالیٰ اِس پر بھی قادر ہے کہ تمام دُنیا کے مسلمانوں کو مُشرک کہہ کر لاکھوں مسلمانوں سنّیوں کا بے دردی سے قتل کر کے حجازِ مقدّس پر قبضہ کرنے والے نجدی، وہابی عبدالعزیز۔ سعود۔ فیصل۔ خالد وغیرہ وغیرہ کی طرح ہر اس گستاخِ رسول کو ہلاک فرمائے جو پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ کو ڈھانے اور آپ کے جسد مبارک کو کسی دور جگہ منتقل کرنے کی خبر چھاپنے کا حکم دے اور جب عالمِ اسلام میں احتجاج...... شور وغل دب جائے تب اچانک عملدر آمد کا حکم نافذ کرے مگر اللہ تعالیٰ اِن حکم نافذ کرنے والوں کو بھی اُن کے اپنوں سے ہی تباہ یعنی ہلاک کرائے...... گویا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبِ اعظم کو اذیت دینے سے قبل ہی گستاخِ رسول خواہ پادشاہ ہی ہو اس کو ہلاک کرنے پر قادر ہے۔ اور اس پر بھی قادر ہے کہ گستاخِ رسول خود کو شیخ النجد فخریہ کہلائیں۔ جس کے معنی ہیں ابلیس شیطان مردود......

دیو کے ساز پہ نجدی لے میں — شِرک کے نغمے گاتے یہ ہیں
عبادت اور اسلامی رکن پر — حج پر ٹیکس لگاتے یہ ہیں
نجد کے قذّافوں کی خاطر — حج پر ٹیکس بتاتے یہ ہیں
قذّافوں کی شکل جو دیکھیں — اپنے بڑوں کو پاتے یہ ہیں
ہوگا لقب ابلیس کا لیکن — شیخ النجد کہلاتے یہ ہیں

﴿ انیس احمد نوریؔ ﴾

ضیاء الحق کی عبرتناک موت کی وجوہات

یوں تو غیر معروف گستاخانِ رسول حضرات کی عبرتناک موتوں پر ایک ضخیم کتاب مُرتب کی جاسکتی ہے مگر قارئین ہم نے یہاں صِرف اُن چند گستاخوں کی عبرتناک موتوں کا ذِکر کیا ہے جو اکثر دُنیائے وہابیت میں جانے پہچانے جاتے ہیں اور اب عشاقانِ ضیاء الحق اپنے دِل پر پتھر رکھ کر انتہائی سنجیدگی سے اُس کی عبرتناک موت کے چند وجوہات ملاحظہ فرمائیں...... اللہ تعالیٰ عبرت کی توفیق عطا فرمائے......آمین

کانگریسی

ضیاء الحق صاحب نے اپنے دورِ حکومت میں دو کانفرنسیں کیں۔ ایک ایشیائی مسلم کانفرنس اور دوسری نظریۂ پاکستان کانفرنس۔ ہر دو کانفرنسوں میں صرف اور صرف کانگریسی وہابیوں کو ہی ملک اور بیرونِ ملک سے مدعو کیا گیا جس نظریۂ پاکستان کانفرنس کے کانگریسیوں کے سردار اَسد مدنی مہمانِ خصوصی تھے اس کانفرنس میں کانگریسیوں نے پاکستان کے خلاف خوب زہر اُگلا جس پر پردہ بھی ڈالا گیا اور پاکستان کے خلاف زہر اُگلنے والا کانگریسی اَسد مدنی سال میں دو دو بار بھی ضیاء الحق کے گھر کا کافی عرصہ مہمان رہا ہندوستان میں اکثر مقامات پر مسلمانوں کا باقاعدہ منصوبے کے تحت قتلِ عوام ہوا۔ گھروں کو آگ لگائی جاتی رہی۔ دَورانِ نمازِ عید نمازیوں پر سُور چھوڑے گئے...... مُرادآباد کی مسلم اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کیا گیا...... آسام میں ہزار ہا مسلمانوں کی سڑکوں پر نعشیں کوڑے کرکٹ کی طرح بکھیری گئیں...... اِس دوران پاکستان میں احتجاج ہڑتالوں کا سلسلہ قائم ہوا...... عوام اور صحافیوں کا دباؤ اور مطالبہ ہر بار ضیاء الحق سے یہ ہوئے کہ ہندوستان کو کچھ کہیں۔ مگر ضیاء الحق ہر بار اپنا ایجاد کردہ جملہ دوہراتے کہ ہم ہندوستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے۔ جبکہ قارئین! محمد بن قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سترہ سالہ ہو کر سینکڑوں میل دور سے صِرف ایک عورت کی رہائی کیلئے اس وقت کا پورا سندھ فتح کر ڈالا۔

ہندوستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کا بہانہ بنانے والا بُزدل...... جب اِندرا ہلاک ہوئی تو نہ صِرف ہندوستان کے اندر بلکہ فوراً ہی مُشرکہ کی مُشرکانہ تقریب میں شامل نظر آیا۔ کیا کانگریسی کے سَر پر سینگ ہوتے ہیں؟......

سیاچن گلیشیر جو شارع ریشم پر واقع ہے پندرہ سو مُربع میل بالکل خاموشی سے ہندوں کو کس نے نوازا؟ اگر پہلی مرتبہ علامہ شاہ احمد نورانی ہندوستان کو پاکستان کا فوجی اہمیت کا علاقہ نوازنے پر سے پردہ نہ اُٹھاتے تو آج تک پردہ ہی پڑا رہتا۔

جانداروں کی مصوری کو اسلامی ثقافت کا نام دینے والے مجسمہ سازی اور اس کے فروغ کی سرپرستی کرنے والے ضیاء الحق جب فلموں کے ہیرو ہیروئن کے درمیان اُن کے مسائل حل کرنے بیٹھتے...... تو بابرہ شریف یہ کہتی کہ 'ضیاء الحق صاحب کی حکومت آنے پر ہم یہ سمجھے تھے کہ اب ہمیں بُرقعہ پہننا پڑے گا مگر ایسا نہیں ہوا' اُس کے جواب میں ضیاء الحق صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں بابرہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بابرہ صاحبہ میں کٹر مسلمان نہیں ہوں......

جس پر ماہنامہ رضائے مصطفےٰ نے ایک مضمون اخبارات کے اقتباسات جمع کر کے لکھا، اس مضمون کی سُرخی تھی کہ

ضیاء صاحب کٹر بنئے

ضیاء الحق صاحب کوڈرامے بازی اور اداکاری سے اس قدر لگاؤ تھا کہ گھریلو تقاریب میں بھی بھارتی اداکار شتروگھن سنہا ٹیلیوژن پر اکثر دیکھا گیا...... چنانچہ روزنامہ نوائے وقت ملتان ۲۰/اگست ۱۹۸۸ء کے کالم 'سرراہ' میں لکھا ہوا ہے کہ...... ضیاء الحق رندانِ بلانوش اور زاہدانِ تنگ نظر سے اُن کے یکساں تعلقات تھے مولانا محمد مالک کاندھلوی (کانگریسی دیوبندی وہابی) مولانا ظفر احمد انصاری (دیوبندی وہابی) اور مولانا سعید احمد اکبرآبادی (کانگریسی دیوبندی وہابی) سے ہی اُنکے گہرے تعلقات نہیں تھے بلکہ ملکہ ترنم جہاں اور بھارتی اداکار شتروگھن سنہا کو بھی صدر جنرل محمد ضیاء الحق سے خصوصی تعلقات کا ادعا تھا اور حق یہ ہے کہ صدر صاحب سے اس بُعد المشرقین کی پرواہ کئے بغیر دونوں طرف کے تعلقات عُمدگی سے نبھانے کا فن جانتے تھے۔ رات کا کھانا، صبح کی سیر، سرکاری اور نجی مصروفیات، نماز پنجگانہ، اخبارات ورسائل کے مطالعہ کے وقت کے علاوہ ٹی وی کے ڈرامے، نیلام گھر اور بھارتی اداکاروں کی فلمیں دیکھنے کیلئے انکے پاس کچھ کچھ وقت ضرور ہوتا تھا۔ (بشکریہ کتاب ثبوت دُعاء بعد نمازِ جنازہ)

نوجوانوں کو

نوجوانوں کو پاپ میوزک، ڈسکو ناچ، مراثی، کھیلوں میں مست، ڈاکوگری بذریعہ ٹیلی وژن، اغوا برائے تعاوان، دہشت گرد اور ہیروئنی کس نے بنائے؟ اگر مذکورہ اور وی سی آر کی لعنت سے ضیاء الحق نے متعارف نہیں کراتا، تو کہو متعارف اور قوم کو اِس راستہ پر لگانے والے اور اس کو امیر المؤمنین کا خطاب دینے والے گروہ پر خدا کی اور اس کے فرشتوں کی لعنت ہو۔ یقیناً گستاخِ رسول کانگریسی وہابی دیوبندی مودودی کبھی ہرگز نہیں کہیں گے۔

کانگریسیوں امریکہ نوازوں کی تربیت

چور دروازے سے ملک پر قبضہ جمانے، علمائے اہلسنّت کو پارہ پارہ کرنے والے ضیاء الحق صاحب نے جہاں مسلمانوں میں ہیروئن سے، وی سی آر کی لعنت سے، کلاشن کوف کلچر سے، ہتھوڑا گروپ سے، بموں کے دھماکوں سے، دہشت گردوں سے، اغواء برائے تاوان سے، اپنے ریفرنڈم کو کامیاب کرنے کی غرض سے برطانیہ سے بلاکر بہن بھائی نادیہ حسن ذہیب کے آمنے سامنے عشقیہ گانوں سے متعارف کرایا۔ وہاں آئندہ کانگریسی وہابی امریکی نواز حکومت کیلئے بھی راہ ہموار اور اس کے لئے عوام کی تسلی کو تین جملے بھی عنایت کئے کہ دُنیا میں کہیں بھی ہندو، عیسائی، یہودی اگر مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ بھی ڈھائیں...... اوّل تو چُپ کا روزہ رکھو اور اگر عوام میں بہت ہی بے چینی پیدا ہو جائے اور عوام بے حِس حکومت کی خاموشی سے نفرت کرنے لگے تو صرف اور صرف عوام کی تسلی کو خبروں میں ہی سنوا دو کہ

﴿۱﴾ وزیر خارجہ کے سیکریٹری کے ترجمان نے تشویش کا اظہار کیا ہے......

﴿۲﴾ ہم کسی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرنے کی پالیسی پر عمل کرتے ہیں اور اسی طرح اپنے ملک میں جو زیادتی مسلسل روا رکھنی مقصود ہو تو عوام کی تسلی کو صرف خبروں میں یہ سنوا دیا جائے کہ

﴿۳﴾ حکومت نے زیادتی ختم کرنے کا تہیہ کرلیا ہے۔

ضیاع الحق کا ریفرنڈم

ضیاع الحق نے آئندہ کانگریسی وہابی امریکہ نواز حکومتیں ہی اقتدار میں آیا کریں...... ریفرنڈم کرا کر تربیت دی جس پر یہود و نصاریٰ کی عیاریوں، مکاریوں، دھاندلیوں، من مانیوں نے بھی شرم سے سر جھکا لیا، جس کا ملک اور بیرونِ ملک خوب چرچہ ہے اور رہے گا عوام سے دریافت یہ کرنا تھا کہ تم ضیاع الحق کی حکومت چاہتے ہو یا نہیں؟ مگر دریافت یہ کیا کہ تم اسلام چاہتے ہو یا نہیں؟ اسلام کے فدائیوں سے پانچ پانچ سو ووٹ حتیٰ کہ مُردوں تک کہ اسلام کو ووٹ دلائے۔ پھر بھی پاکستان کا ڈکٹیٹر صدر خدا معلوم کس سے آخر تک مطالبہ ہی کرتا رہا۔ اخبارات کی شہ سُرخیاں ہی چھپتی رہیں ''اِس ملک میں اسلامی نظام نافذ ہونا چاہئے۔ صدر ضیاء الحق'' نظامِ مصطفےٰ کیلئے اِس سے بھی بدتر کردار اُن کے مُنھ بولے بیٹے کا ہے.............. اللہ ہدایت دے آمین

وہ قصے اور ہونگے جس کو سُن کر نیند آتی ہے ترپ جاؤ گے کانپ اُٹھو گے سن کر داستاں ان کی

اھلسنّت کا استحصال

دیو بند طرز کے پانچ مدارس اور ہر مدرسہ کی عمارت ہی کی تعمیر پر اربوں روپیہ صَرف ہوئے۔ مزید دیگر وہابی دیوبندی مدارس کو ساٹھ ساٹھ لاکھ روپیہ کے پلانٹ کمپیوٹر پریس اور کروڑوں پلاٹ بھی کئی وہابی تنظیموں کو دیئے...... حتیٰ کہ سکھر کا ایک وسیع باغ غازی عبدالرشید باغ بھی اُسی جماعت کے فرد کو دیا جس مودودی جماعت کو ملکی اور غیر ملکی اربوں بلکہ کھربوں روپیہ افغان مہاجرین کی مدد کے نام پر ضیاع الحق نے دیئے اور باغ پر وہابیت و مودودیت کی ترویج و اشاعت کے لئے عمارت کی تعمیر کو کروڑوں روپیہ مزید دیئے...... جو بغیر تعمیر...... بغیر ڈکار کے ہضم......

جہاں مذکورہ کارنامے وہابی خصلت کی وجہ سے ضیاع الحق نے انجام دیئے وہاں وہابیت کی فروغ کیلئے وہابیوں کو مساجدِ اہلسنّت پر قبضے کے علاوہ ایسی جرأت بھی دی کہ اُسی کے دَور میں ملتان و کراچی وغیرہ کی سینکڑوں سال پُرانے اولیائے کرام اور بزرگانِ دین کی شانِ پاک میں سڑی سڑی گالیاں تحریری اشتہاروں اور پمفلٹوں کی بارشیں ہوئیں۔ جن میں اکثر عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلسے جلوس نہ نکلے اور دُرود شریف پڑھنا بند کرنے پر زور ہوتا اور بند نہ کرنے والوں کو صرف دھمکیاں بلکہ اہلسنّت کا قتل روز مرّہ کا معمول بنا۔

ضیاع سِول حکومت میں اہلسنّت کا استحصال

ضیاع الحق نے عوام پر احسان کرتے ہوئے اہلسنّت کے استحصال کی غرض سے خالص کانگریسی نوماہ کیلئے سِول حکومت نام کی قائم کی جس محکمہ کی سب سے اُونچی کرسی پر وہابی مودودی نہیں...... وہاں وہابی مودودی کو مُسلّط کیا جائے...... خصوصاً وزارتِ حج واوقاف و مذہبی امورووزارتِ اطلاعات ونشریات پر مودودیوں وہابیوں کوایسا مُسلّط کیا کہ آج تک امریکی زیادتیوں اور سعودی زیادتیوں پر پردہ اور اہلسنّت کے خلاف غلط پروپگنڈہ معمول بن گیا۔ چاروں صوبوں کے ہر ہر ٹیلی وژن پروگراموں پر خصوصاً تمام مذہبی پروگراموں خواہ الکتاب ہو، تفہیم القرآن ہو، یا ضابطۂ حیات ہو...... حتیٰ کہ میزبان ومہمان تک مودودی وہابی ہی مسلط ہیں...... سیاسی موضوع پر آمنے سامنے گفتگو بھی وہابی امریکی نواز...... حکومت کے صدراوروزیر اعظم اور دیگر وزراء اور اُن کے مشیر تک خالص مودودی وہابی ہی آج تک مقرر ہوتے ہیں۔

لٹریچر کے ذریعہ اہلسنّت کا استحصال

ضیاع الحق نے جہاں اسکول کالج وغیرہ کے نصاب میں وہابیت اور مودودیت شامل کی وہاں فوج میں لائبریریوں کا ایسا نظام مقائم کیا جس میں خالص وہابیوں، مودودیوں کانگریسی کُتب کی ہی بھرمار کی اور جاری ہے اور یہ کہ ایک محکمہ اس کام پر مقرر کیا کہ فوج کی کسی یونٹ کو یا حکومت کے کسی بھی محکمہ کی لائبریری کو کسی کتاب کی ضرورت ہو تو پہلے اسلام آباد سے اِجازت لے چنانچہ مطلوبہ کتب کی فہرست میں کسی بھی سُنی کی کتاب وہ محکمہ دیکھتا ہے تو اُس کتاب پر کراس X کانشان لگا کر فہرست میں مزید وہابیوں مودودیوں کی کُتب کے نام لکھ دیتا ہے کہ یہ کُتب خرید سکتے ہیں اگر ایسا نہیں ہے تو عدلیہ کے ذریعہ لائبریریوں پر چھاپے اور فوج کے ہر بڑے افسر کی اپنی نجی کتب کا معائنہ کرسکتے ہیں کہ بڑے افسران کو وہابی اردو، انگریزی اور عربی کتب کے بنڈل فری سپلائی[1] ہورہے ہیں کوئی تو بات ہے جو فوج کے افسران کانگریس کے صدر ابوالکلام آزام نظریہ کے دیوانہ ہوگئے اور اس کو ہندوؤں کا پٹھو کہنے کے بجائے اُس کی فرضی کرامتیں ابر ہوگئیں...... کانگریسی کردار کس چڑیا کا نام ہے؟

دشمن کے دوست، دوست کے دشمن ہیں بے سبب
دیکھو وہابیوں کی یہ عادت عجیب ہے

پروفیسروں لیکچراروں و مساجدِ اہلسنّت کا استحصال

پاکستان کے دیگر شہروں کے علاوہ راولپنڈی اوراسلام آباد کی کثیر مساجدِ اہلسنّت بڑی بے دَردی سے چھین کر وہابیوں میں تقسیم کیں اور وہاں کے کالجوں یونیورسٹیوں سے سینکڑوں پروفیسروں اور لیکچراروں کو نکالا...... جب کوئی وجہ نکالنے کی نہ بنا سکے تب صِرف یہ بہانہ بنایا کہ اس کا نام غلام مصطفےٰ ہے...... اوراس کا یہ نام ہے...... اوراس کا یہ......

---

[1] وہابیت کی اشاعت سروسز بک کلب راولپنڈی کے ذریعہ حکومت کا کون سا اِدارہ سنیّوں کو وہابی بنارہا ہے؟

اہلسنّت کا ترجمۂ قرآن کَنزُالاِیمَان

دو ہفتوں سے بھی کم مدّت میں عرب امارات اور سعودیہ کے ضیاع الحق نے تین چکّر لگائے...... تب سعودیہ نے کنزالایمان پر پابندی کی خبر اخبارات کو دی اور سرِ راہ روڈ پر اہلسنّت کا ترجمۂ قرآن کنزالایمان (ایمان کا خزانہ) کو آگ لگاتے اخبارات میں دکھایا گیا...... مولانا عبدالستار خاں نیازی نے ترجمہ کس کا بہتر ہے سیمنار کرنے کا کئی صفحات پر ضیاع الحق کو نوٹس دیا...... مگر اس موضوع پر ضیاع چپ کا روزہ رکھے رہے جس سے ان کا پاکستان میں اہلسنّت کا ترجمۂ قرآن کنزالایمان پر پابندی کا منصوبہ خاک میں مل گیا کہ کہیں وہابی دیوبندی ترجمہ قرآن کی بے ادبیاں گستاخیاں اللہ تعالیٰ اور انبیائے کرام کی شانِ پاک میں کفریہ کلمات منظرِ عام پر نہ آ جائیں......

تفصیل کیلئے دیکھیں 'اتحاد بین المسلمین' اور 'قرآن شریف کے غلط ترجموں کی مختصر نشاندہی'

خدا کا مکر فریب اور داوٗ کرنا لکھتے گاتے یہ ہیں
عاصی گمراہ بھٹکنا نبی کو بے خبر ربّ کو بتاتے یہ ہیں
ولی نبی پر بتوں کی آیت چھپا کرتے کراتے یہ ہیں
سُنّی ترجمہ کنزالایماں بند نجدی سے کراتے یہ ہیں
پاک ہے ہر گستاخی سے یوں پڑھنا شرک ٹھہراتے یہ ہیں

﴿ انیس احمد نوریؔ ﴾

اہلسنّت کا سیاسی استحصال

شیعہ اور مودودی قیادت میں ایک ایسی لسانی تنظیم قائم کی جس کے رَدِّ عمل میں اور بھی کئی لسانی تنظیموں کا وجود قائم ہوا...... الطاف حسین کو امریکہ سے بلوا کر ضیاع کی مارشل لاء نے اس سے ایسی چشم پوشی کی کہ جہاں جائے سو سو پچاس پچاس کلاشن کوف بردار افراد اُس کے محافظ ہوتے...... ضیاء الحق دور کے دوسرے تیسرے بلدیہ الیکشن سے قبل اور الیکشن کے دَوران مودودی جماعت کے دہشت گرد اُس شیعہ تنظیم (ایم کیو ایم) میں بڑی تعداد میں شامل ہو گئے...... اِس طرح اہلسنّت کو کچلنے کیلئے شیعہ اور وہابی اِس تنظیم دو آتشہ کے حلقہ وار لیڈر بن گئے اور اہلسنّت کے نوجوانوں سے صرف خُدّاموں والا کام لیتے رہے...... اِس تنظیم کے قائم کرنے کا اصل مقصد صرف اور صرف یہ کہ الیکشن میں دہشت گرد، غنڈے، لوفر کامیاب ہو جائیں مگر کوئی اہلسنّت کا عالم تک بھی کامیاب نہ ہو پائے تا کہ پاکستان کو وہابی مودودی اسٹیٹ بنانے میں زِیادہ رکاوٹ پیدا نہ ہو یہی وجہ ہے کہ سُنّی آبادی

سے قومی اور صوبائی الیکشن میں صرف شیعوں اور مودودیوں کو ہی ٹکٹ دیا اور کامیاب بھی کرایا...... کراچی کا میئر فاروق ستار کیا مودودی نہیں؟ اِسی طرح دیگر لیڈر عامر خاں...... آفاق احمد...... بدر اقبال کیا مودودی نہیں؟...... اور جب خود اُن کی اپنی جانوں کو خطرہ پیدا ہوا تو انہوں نے منصورہ اور میاں محمد طفیل مودودی کے ہاں کیا پناہ نہیں لی؟...... کیا شہباز شریف کے ہاں بھی پناہ نہیں لی؟

دوسری وجہ ﴾ وہابی، مودودی، ضیاع حکمت یہ کہ لسانی جماعتوں میں جب بھی جنگ ہو تو سنّیوں کو سنّیوں سے ہی ختم کرایا جائے، دو آتشہ شیعہ اور مودودی لیڈروں کے حکم سے مہاجر سُنّی، پنجابی سنّیوں اور سندھی سنّی! مہاجر سنّیوں کو نشانہ بنائیں تحفظ کے نام پر گلیوں کے سِروں پر سینکڑوں بلکہ ہزاروں گیٹ بنائے گئے اور اُن سے کام یہ لیا گیا کہ جس جس سنّی جوان مَردوں یا عورتوں کو گھروں سے اُٹھانا مقصود ہو گیٹ بند کر کے گھروں سے یہ دو آتشہ تنظیم اُسے اُٹھوا لے اور پھر عقوبت خانوں ٹارچر سیلوں میں لے جا کر جو چاہا کر لیا جائے یہی وجہ ہے اِس تمام عرصہ کسی وہابی کسی مودودی یا کسی شیعہ کے خراش تک نہیں آئی اور اگر اتنے عرصہ میں کوئی مودودی زخمی ہوا ہے تو وہ ذاتی نوعیت کی رنجش ظاہر ہوئی مگر اتنے بڑے عرصے میں کوئی شیعہ ایم کیو ایم کا نشانہ نہیں بنا بلکہ یہ تو ہوا کہ محرم الحرام کے شیعہ جلوسوں کی حفاظت خود ایم کیو ایم کے اسلحہ بردار سنّیوں سے کرائی گئی......

تیسری وجہ ﴾ تیسری وجہ پھر وہی ہو سکتی ہے کہ ہندو کانگریسی وہابی نظریہ میں کہ 'قوم وطن سے بنتی ہے' اور تمام مسلمانوں کے نظریہ میں یہ ہے کہ قوم مذہب سے بنتی ہے یعنی تمام دُنیا کے مسلمان ایک قوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جس پر علامہ اقبال نے اَسد مدنی کے باپ حُسین احمد مدنی ﷺ سے مقابلہ کیا اور اس پر کئی اشعار رباعی کہیں مگر آج تک کانگریسی وہابیوں نے اسلام اور علامہ اقبال کے نظریہ کو نہیں تسلیم کیا...... ممکن ہے کہ اسی وجہ سے ضیاع الحق کے اکثر خصوصی مہمان کانگریسی اَسد مدنی اور اس کے کانگریسی باپ حسین احمد مدنی کی بات کو صحیح ثابت کرنے کی غرض سے پاکستان میں لسانی تنظیم قائم کی تا کہ اسکے رَدِ عمل میں مزید چار اور دیگر تنظیمیں بھی قائم ہوں پھر پانچ قومیتوں کا نعرہ بلند ہو...... جس پر مودودی الطاف حسین نے پانچویں قومیت کا نعرہ بُلند کیا اِس طرح علامہ اقبال کے نظریہ کا عمل رَد سب کے سامنے آئے...... خادمِ اہلسنّت کی نظر میں صرف اہلسنّت کا استحصال ہی ضیاع حکمت معلوم ہوتی ہے یہ الگ بات ہے کہ ایک تیر سے کئی شکار مطلوب یا محبوب ہوں۔

پکا قلعہ حیدرآباد

جس آبادی کے عوام اہلسنّت اور علامہ شاہ احمد نورانی کے فدائی تھی۔ اُن کو لسانی دو آتشہ تنظیم میں لانے کے لئے ایسا حرابہ استعمال کیا لگا کے آگ چلے آپ ہی بجھانے کو...... کی خاطر پروپگنڈہ اور متاثرین کے انٹرویو پر مشتمل وڈیو فلم تیار کی جس سے ثابت ہو کہ دہشت گرد بہت چُست چالاک...... پھرتیلے اور بہت ہی ہوشیار ظالم تھے اور وڈیو والوں نے زبانی بھی کوشش کی کہ لوگوں کے دلوں میں یہ بھی بیٹھ جائے کہ وہ دیہاتی تھے۔ جبکہ دیہائی اکثر اپنی سستی کی وجہ سے...... کاہلی کی وجہ سے...... موٹی عقل کی وجہ سے...... اپنی بیوقوفی کی وجہ سے...... ہزاروں سال سے اتنے مشہور ہیں کہ معمولی بیوقوف یا معمولی موٹی عقل والے شہری لوگ گنوار یا دیہاتی کہتے ہیں اور یہ طریقہ دُنیا کے ہر ملک، ہر قوم، ہر زبان میں رائج ہے...... لہٰذا ثابت ہوا کہ دہشت گرد شہری تھے اور پھر متاثرہ علاقہ کی خواتین کے سروں پر قرآنِ پاک رکھ کر اُن کو اور بچّوں کو آگے کر کے گویا خواتین اور بچّوں کو ڈھال بنا کر دہشت گردوں نے پولیس پر فائرنگ کی...... پھر دونوں جانب سے مقابلہ...... کئی خواتین بھی اور بچّے بھی ہلاک......

دریافت طلب بات یہ ہے کہ کیا دیہاتیوں نے اُس علاقہ کی خواتین کو اپنے آگے کر کے سندھ پولیس پر حملہ کیا تھا؟ یا ایم کیو ایم کے دہشت گردوں نے خواتین کو ڈھال بنایا؟ اگر یہ بات واضح ہو جائے تو آسانی سے یہ معمّہ بھی حل ہو جائے گا کہ پکّے قلعہ پر نقاب پوش دہشت گردوں کا حملہ بیشمار دولت کی لوٹ مار اور خواتین کی بے حرمتی کرنے والے پولیس آپریشن کلین اَپ کو ناکام بنانے والے بھی پھر وہی تھے اور حکومت کو کس لسانی تنظیم نے اپنے حلف یافتہ ارکان کی لسٹ فراہم کی کہ اب اِن سے ہمارا کوئی تعلق نہیں؟......

لا تعلقی کس وجہ سے ؟

پکّے قلعہ کے واقعہ کے کافی عرصہ بعد جب پہلی مرتبہ مودودی الطاف حسین حیدرآباد آیا...... تو کم و بیش سو دہشت گردوں کی فہرست حکومت کو دیکر فرمایا کہ اب ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے...... اِس واقع سے متعلق فہرست دے کر لاتعلقی کا اِظہار کس وجہ سے کیا؟ جب دیہاتیوں نے ہی پکّے قلعہ پر حملہ کیا تھا...... تو جی ایم سیّد اپنے دہشت گردوں کی فہرست دیتا کہ اِن سے ہمارا تعلق نہیں...... آئندہ بھی فہرستیں دینے اور پھر رہائی کے مطالبات کا سلسلہ چلتا رہا۔

تجدیدِ عہدِ وفا

پھر جب پکّے قلعہ کے واقع سے خود دہشت گردوں کے ضمیروں نے مزید ساتھ دینے سے انکار کیا تو پھر منصوبہ کے تحت 'جو قائد کا غدّار ہے وہ موت کا حقدار ہے' کے بڑے بڑے ہزار ہا بینروں کے ذریعہ سنّیوں کی صفائی کا کام شروع ہوگیا۔ کیا یہ بات دُرست نہیں ہے کہ ایم کیو ایم کے خواص کو تو علم تھا اور ہے کہ پکّے قلعہ کے دہشت گرد کون تھے...... مگر عوام کو دیہاتی بتا کر اُن کو بھی ایم کیو ایم میں شامل کیا؟ اگر دُرست نہیں ہے...... تب تجدید عہدِ وفا خواص سے تقریباً ایک سال تک لینے کی کیوں ضرورت پیش آئی؟ نورانی صاحب حکومت میں نہیں صرف حکومت سے مطالبہ ہی کر سکتے ہیں اور کم و بیش ڈھائی سال سے پکّے قلعہ کے بے رحم مجرمین کو بے نقاب کرنے کا حکومتوں سے مطالبہ کرتے آ رہے ہیں...... خدا معلوم حکومتوں کو کس نے بلیک میل کیا جو بے نقاب نہیں کیا؟ یا شاید یہ وجہ ہو کہ حکومت سے کوئی معاہدہ ہو......

ضیاع کے بیٹے کی تاج پوشی

جو لوگ خود بھی دلیل نہ رکھتے ہوں اور دوسروں کی ہر دلیل پر میں نہ مانوں کہنے پر عمل کرتے ہوں ایسے ہٹ گھوڑوں سے آخر میں صرف یہ سوال ہی کرنا مناسب ہے کہ ایم کیو ایم کا ضیاع الحق سے کیا رشتہ ہے؟ یا کون سا احسان چکانا چاہتی تھی جو ضیاع کے بیٹے کی تاج پوشی پر کئی بار کئی کئی لاکھ روپیہ حیدر آباد کی سجاوٹ پر خرچ کیے؟ مگر قدرت کی طرف سے ہی ہر بار کوئی نہ کوئی رُکاوٹ پیدا ہوئی اور تیس لاکھ روپیہ سے تیار کردہ سونے کا تاج ضیاع کے لڑکے کو نہ پہنا سکے؟ اِس طرح اِس دو آتشہ شیعہ مودودی لسانی ایم کیو ایم تنظیم نے ضیاع کے بیٹے پر تین تاج پوشیوں کی رقم خرچ کر کے کیا یہ ثابت نہ کر دیا کہ یہ لسانی تنظیم ضیاع کی حقیقی اولاد نہیں...... تو معنوی اولاد ضرور ہے اگر اس تنظیم کی پوری قیادت نہیں تو آدھی قیادت ضرور...... اہلسنّت کی استحصال کرنے والی ہے؟

نورانی صاحب کے جلسوں میں ایم کیو ایم کی مودودی غنڈہ گردی

میرے پیارے اسلامی بھائیو! آپ کو معلوم ہے کہ جب بھی نورانی صاحب کا جلسہ ہوا تو اُن کو دھمکی آمیز خطوط نیز ورکروں کو زدوکوب کیا...... جلسہ کی کرسیوں کو توڑا گیا...... شامیانوں کو آگ لگائی گئی...... جلسہ پر گولیوں کی بارشیں کیں...... ورکر کو شہید کیا گیا غرض کہ اس قسم کی حرکات کو ہمیشہ اِس دو آتشہ لسانی تنظیم نے مودودی غنڈوں کے سَر تھوپا جب کہ اخبارات میں اشتعال انگیز بیان بازی لسانی تنظیم کی ہوتی...... دیکھنا یہ ہے کہ یہ سب کچھ مودودیوں وہابیوں اور شیعہ تنظیموں کے ساتھ کیوں سلوک نہیں ہوئے؟ قربانی کی کھالیں تک پورے سندھ کے سنّی مدارس کے مرکزوں ورکروں سے چھینی جاتی ہیں...... ثابت ہوا کہ اس لسانی تنظیم کا اصل مقصد بھی ضیاع ازم کے تحت صرف اور صرف اہلسنّت کا ہی استحصال ہے۔

عقوبت خانوں، ٹارچر سیلوں کے مظالم جو جو منظرِ عام پر آئے ہیں وہ بنگال میں مودودیوں کے البدر الشمس کے دفتروں کے عقوبت خانوں اور ٹارچر سیلوں سے ملتے جلتے کیا نہیں؟...... کیا ضیاع الحق دوسرے مودودی نہ تھے؟...... کیا مودودی جماعت اور ضیاع الحق دو تھے؟...... یا ایک جان ایک قالب؟

قارئین! اب روزنامہ جنگ کے مضمون نگار کا غیر جانبدارانہ اقتباس پڑھیں:۔

فوج کے غیر جانبدارنہ آپریشن نے چند ہی دِنوں میں پوری قوم کے سامنے سیاست کے پردہ میں (کہ اصل کمان مودودیوں کے ہاتھ میں آئے) دہشت گردوں اور تخریب کاروں کے پول کھول کر رکھ دیئے، پچھلے دو سالوں سے ان لوگوں نے (وہابی نواز حکومت) حکومت کے ایوانوں میں رسائی حاصل کرنے کے بعد ریاست کے اندر اپنی ریاست کے قیام کیلئے ہر اخلاقی انسانی اور ملّی قدر کو روندڈالا تھا۔ اب تک کم وبیش تین درجن اذیت خانوں اور ٹارچر مراکز کا پتہ لگایا جاچکا ہے۔ اِن مقامات پر جن لاتعداد بے گناہ انسانوں پر ظلم کے پہاڑ ڈھائے جاتے رہے ان کی تفصیلات سن کر نسلِ انسانی لرز اُٹھی۔ ظاہر ہے جب سیاسی مخالفین (نورانی صاحب) کی بیخ کنی کا جنون (ضیاء۔نواز) حکمرانوں کے ذِہنوں پر سوار ہو جائے تو دہشت گردی کے پھلنے پھولنے کیلئے موافق ترین حالت پیدا ہو جاتے ہیں سینکڑوں آہنی دروازوں میں مقفل عوام کو پہلے بے دست و پا کر کے اپنی مطلق العنانی کو جمہوری لبادہ پہنایا...... اور پھر سندھ کے دو بڑے شہروں (نورانی صاحب کے حلقے) کی بزورِ شمشیر نمائندگی کا پروانہ حاصل کرلیا...... طاقت کا ایسا مہیب ہتھکنڈہ جب ناپختہ عمر (اسلامی جمیعت طلبہ وغیرہ) لوگوں کے ہاتھ آجائے تو پھر نہ کسی کی جان محفوظ رہ جاتی ہے، نہ عزّت کی حفاظت کی جاسکتی ہے۔

﴿ روزنامہ جنگ کراچی، صفحہ ۳، مورخہ ۳۰/ جولائی ۱۹۹۲ء بروز جمعرات ﴾

...... از۔ بریگیڈیئر ریٹائرڈ مظفر علی خاں زاہد...... ستارہ جرأت ......

نواز شریف نے بار بار ایم کیو ایم کو یقین دِلایا کہ ایم کیو ایم کو ختم کرنا مقصد نہیں۔

قارئین! اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ تنظیم رہے صرف قیادت شیعوں سے چھین کر پوری کی پوری مودودیوں کو دینی ہے...... اگر نام بدلا گیا تو ممکن ہے البدر یا الشمس یا پھر اس سے ملتا جلتا نام بھی تبدیل کر دیا جائے۔ (پاسبان وغیرہ)

کیا مذکورہ کارناموں کیلئے عبرت ناک موت ضروری نہیں؟

اسلامی ملکوں میں امریکی سیاست کیوں ؟

ضیاع الحق کی عبرتناک موت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہابی فہد کی مہربانی سے ضیاع الحق کی مارشل لاء کے بھیانک دَور میں جب پاکستان اور خصوصاً اسلام آباد امریکی سی، آئی، اے کا دُنیا کا سب سے بڑا مرکز بنا.....تب ہی برطانیہ کی گود سے امریکہ کی گود میں بیٹھنے پر پاکستان کے معروف اور روزنامہ جنگ کے عظیم شاعر رئیس امروہوی نے مورخہ ۱۹، اگست ۱۹۸۷ء کو روزنامہ جنگ کراچی میں قطعہ لکھا...................

============ جا اٹکے ============

ہمیں راہِ طلب میں ہیں یہی خطرے کھٹکے
نجانے گردشِ قسمت کہاں لے جاکے دے پٹکے
یہ ہے چالیس سالہ تجربہ اپنی سیاست کا
کہ ہم لندن سے ٹپکے اور واشنگٹن میں جا اٹکے

برما کا بُت خانہ اور ضیاع الحق

ضیاع الحق کی عبرتناک موت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ برَمَا کی بودھ مذہب کی آبادی زمانے قدیم سے مسلمانوں پر حیاتِ زندگی تنگ کرتی آئی ہے اور کر رہی ہے جس کی وجہ سے ضیاع الحق برمی مسلمانوں کو ترغیب دینے جب برما گئے تو بودھوں کے دو ہزار سال پُرانے بُت خانے میں جاکر سونے کے بُت پر پھول چڑھائے اور پھر سونے کے بُت پر سونا بھینٹ چڑھایا......خواہش ومنّت و مُراد کی تکمیل کے لئے......چالیس من وزنی گھنٹہ تین مرتبہ نہ صِرف خود بجایا بلکہ وفد کے ارکان وزراء سے بھی حکم دے کر بجوایا...... یہ سب شرکیہ کارنامے براہِ راست کمنٹری کے ساتھ پاکستان والوں کو بھی ٹیلیوژن پر دکھائے گئے...... یہ مشرکانہ فعل کیا اس لئے کیا کہ برمی مسلمان پاکستان کے صدر کی طرح عبادت کیا کریں؟ عرصۂ دراز تک اخبارات میں تبصرے چھپتے رہے......خدا معلوم کیا سمجھ کر سینٹ کے اجلاس میں اِس شرکیہ فعل پر بحث کو یہ کہہ کر روکا گیا کہ ضیاع الحق پر بحث ہمارے دائرہ اختیار سے باہر ہے؟ جب کہ اعلانیہ کُفر وشرک کا اعلانیہ توبہ نامہ بھی ضیاالحق کی تباہی تک شائع نہ ہوا۔

اللہ ربُّ العزّت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کلام کرنے والوں کے نزدیک ضیاع الحق کی ......اللہ ورسول سے بھی کیا بڑی ہستی تھی؟ جو دائرہ اختیار سے باہر کہہ کر بحث روک دی گئی؟ اُس وقت شرک فی التعظیم، شرک فی الصّفات اور شرک فی العبادت کا رٹنا زبان پر کیوں جاری نہ ہوا؟ جبکہ انبیاء اور اولیاء کرام کی تعظیم کو شرک کہنے کیلئے وہابیوں دیوبندیوں کی زبان گز بھر کی رہتی ہے۔

ایسا شخص ضیاءالحق کہلانے کا حق رکھتا ہے یا ضیاع الحق ؟ فیصلہ خود کیجئے......

اوجڑی کیمپ کے مجرمین کی عبرتناک موتیں

چند لاکھ آبادی کے ملک کویت میں وزارتِ خارجہ کے سیکریٹریوں کی مٹنگ تھی......اوجڑی کیمپ کے واقعہ سے ایک دِن قبل ہی وزیر خارجہ کے سیکریٹری کی جگہ خود صدر ضیاع الحق گئے...... جب ہزاروں ادنیٰ واعلیٰ فوجی اور عوام تباہ ہوگئے اور جب یقین آگیا کہ ایک لاکھ بیس ہزار میزائل بھی تباہ ہوگئے یا ناکارہ ہوگئے تب تیسرے دِن ضیاع الحق صاحب آگئے اور جیسے ہی وزیر اعظم جونیجو نے اصل مجرمین کو عوام کے سامنے لانا چاہا تو ضیاع الحق نے اسمبلی توڑ کر جونیجو کو بے اختیار کردیا مگر اللہ ربُّ العزّت بے نیاز ہے...... ہر چیز پر قادر ہے...... وہ کسی بھی طرح طاقتور مجرم مع رُفقاء کو بھاولپور کے پُرانے ہندوؤں کے مَرگھٹ میں بھیانک اور عبرتناک موت کی صورت میں سزا عنایت فرماسکتا ہے خصوصاً ضیاع الحق کہ...... جبکہ وہ ڈیوٹی پر بھی نہ...... کہ منصوبہ کے تحت اُس دِن کی مصروفیات نہ اُس کی نجی ڈائری میں...... نہ حکومت کی بُک میں ضیاع الحق کی مصروفیات درج...... نہ صرف اپنے ملک والوں سے بلکہ اپنے گھر والوں سے بھی پردہ رکھا گیا...... البتہ امریکہ کی خوشنودی کی خاطر امریکہ کا سفیر اپنے ہمراہ رکھا...... اِس سلسلہ میں ہم کیا کہہ سکتے ہیں؟...... امریکیوں کے راز امریکی ہی جانیں......

باوجود سب کو ایک ہی آنکھ سے دیکھنے کی صلاحیت کے اہلسنّت کو پتھر کی آنکھ سے استحصال کرنے والے ضیاع الحق پر مختصر مضمون بھی دو چار سو صفحات مانگ رہا ہے...... خادم کو اِس جگہ بہت ہی اختصار مطلوب ہے لہٰذا اہلسنّت کا استحصال اور ضیاع دہشت گردی کی تصدیق میں وہابی مودودی کے مضمون سے اقتباسات مزید حاضر ہیں............

یہ حقیقت ہے کہ اس (ضیاء) کا ذہنی افق انتہائی محدود تھا اور اس کا فہمِ اسلام بہت ناقص اور یک رُخا تھا...... اِس لئے اُس نے جس طرز کی اسلامائزیشن اِس ملک میں نافذ کی اُس کے مثبت نتائج کم اور منفی زِیادہ نکلے۔ آج ہم ملک میں مذہبی فرقہ واریت کے جس 'رقصِ ابلیس' کا مظاہرہ دیکھ رہے ہیں اُس کے بیج تو عرصے سے ارضِ وطن میں موجود تھے لیکن اُن کی خوب خوب آبیاری ضیاء کے دَور میں ہوئی۔ ایک حریف (جمیعت علماء پاکستان) سیاسی قوت کو زک پہنچانے کیلئے ایک متبادل سیاسی قوت (ایم کیو ایم) اُبھاری خواہ اس کیلئے منفی لسانی بنیادیں ہی کیوں نہ تلاش اور استعمال کرنی پڑیں...... ملک کے جمہوری اور سیاسی اِداروں کے ضعف کی بنیادیں بھی اسی دور میں اور زِیادہ شدّت سے رکھی گئیں۔ کلاشنکوف کلچر جس نے پوری ملک کو آتش فشاں اور بارود کا ڈھیر بنادیا ہے وہ بھی ضیاء دَور کے تحفوں میں سے ایک ہے۔

﴿ روزنامہ جنگ کراچی، مورخہ ۳۰/ جولائی ۱۹۹۲ء، صفحہ ۳ ﴾

...... از۔ ارشاد احمد حقانی مودودی ......

۱۹۷۱ء کی جنگ میں اے کے نیازی سے بغاوت کر کے فوجیوں کو ذلیل اور تاریخ میں بدنام کرنے کی غرض سے فوجیوں سے ہتھیار رکھنے کی ایک ہفتہ پہلے ہی تحریری پیش کش کرنے والے راؤ فرمان علی کو غدّاری کا صِلہ میں حکومت کا بہت ہی اہم عُہدہ دینے والے (ضیاء) اور نوّے ہزار فوجیوں کو قید کے دَوران...... قرآنِ کریم کے درس کے بہانے اُن کے دِلوں سے جہاد کی روح اور تڑپ نکالنے پر کروڑوں روپیہ ہندوؤں سے حاصل کرنے والے کانگریسی دیو بندی گستاخانِ رسول علماء کا مدح خواں ضیاع الحق کو خَتَمَ اللّٰهُ عَلیٰ قُلُوْبِهِمْ سے ایسا داغا کہ حکومت کے فرشتے بھی نہ صرف اس کے نشانات ہی تلاش کرنے میں ناکام ہوئے بلکہ دنیا کے بڑے ممالک بھی اس کی تباہی کے اسباب معلوم نہ کر سکے اور ناکام رہیں گے کہ قادرِ مطلق کو سبب کی حاجت نہیں کہ وہ خود مُسبّبُ الاسباب ہے مگر داغ تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ نمایاں نظر آئے گا...... اگرچہ گستاخِ رسول اِس عبرتناک موت پر اپنے مُنھ بولے شِرک بَرسی کے بہانے لاکھوں کروڑوں روپیہ خرچ کر کے لاکھ پردے ڈالنا چاہئیں۔

یہ ایسا واقعہ ہے جو چھپائے چھپ نہیں سکتا

ضیاع الحق کے منھ بولے بیٹے وزیرِ اعظم نواز شریف اور سگے بیٹے کی حکومت ہوتے ہوئے بھی آئے دِن اُسی وزیر بیٹے کا نعرہ کہ 'سانحہ بھاولپور کی تحقیقات کرائی جائے'...... خدا معلوم پورے ملک کے وزیر ہو کر باپ کی طرح کس سے مطالبہ کرتے رہتے ہیں؟ ممکن ہے کہ کسی کو بلیک میل کرنے کیلئے نعرہ لگتا ہو۔ (میرا مطالبہ ہے اس ملک میں نظام اسلام نافذ ہونا چاہئے صدر ضیاء الحق)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امریکی ایجنٹوں، ہندوؤں کا غلام کانگریسیوں کو اور خصوصاً کل کے کانگریسی آج کے مسلم لیگیوں کو ہدایت عطا فرمائے یا عبرتناک موت عنایت فرمائے...... آمین۔

قارئین توجہ فرمائیں! آپ نے گستاخانِ رسول اور گستاخوں سے محبت کرنے والوں کی عبرتناک موتیں مُلاحظہ فرمائیں اور اب وہابی کانگریسی کی اپنی کتاب سے گستاخانِ رسول سے نفرت کرنے والے ایک عاشقِ رسول کا سفرِ آخرت ملاحظہ فرمائیں......

ایک عاشقِ رسول کا ایمان افروز رَشک آفرین سَفرِ آخِرت

دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے بزرگ کانگریسی مولوی ابوالکلام آزاد اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ (عاشقِ رسول حضرت علامہ مولٰینا خیرُ الدّین صاحب) کے عقیدہ کے متعلق لکھتے ہیں.......

کُفر پر وثوق جہاں تک مجھے خیال ہے......وہابیوں کے کُفر پر وثوق کے ساتھ یقین رکھتے تھے۔ اُنہوں نے بارہا فتویٰ دیا کہ وہابیہ یا وہابی کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔ (آزاد کی کہانی، صفحہ ۱۷۳) بشکریہ کتاب وھابی مذھب

وھابیوں کا کُفر یھود و نصاریٰ سے بھی اَشد ھے

کانگریسی مولوی ابوالکلام آزاد دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں......'جب ہم ذرا اور بڑے ہوئے تو والد مرحوم کے وعظ اور گھر کی باتوں کو بھی خوب سمجھنے لگے ہمیشہ وہابیوں کے عقائد کا رَد رہتا تھا......کوئی بات کہی جائے وہ فوراً یاد آجاتے تھے گریزیوں ہوتا تھا کہ 'مگر وہابی یوں کہتے ہیں' پھر اُن کا رَد کیا جاتا تھا۔ رَد ایسے الفاظ پر مشتمل ہوتا تھا......جس سے صاف معنیٰ اُن پر تلعن اور اُن کی تکفیر کے تھے...... ہم نے سینکڑوں مرتبہ والدِ مرحوم سے سنا کہ اِن (وہابیوں) کا کفر یہود و نصاریٰ کے کفر سے بھی اَشد ہے۔ یہود و نصاریٰ بھی اپنے پیشواؤں کے منکر نہیں ہیں، یہ خبیث تو خود اپنے پیغمبر کے منکر ہیں۔' (آزاد کی کہانی، صفحہ ۳۵۱)

وھابیت کا علاج

ممدوح و ہابیاں ابوالکلام آزاد نے اپنے والد ماجد کے نزدیک وہابیت کا جو علاج تھا وہ بھی لکھا ہے چنانچہ رقمطراز ہیں کہ 'وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ وہابیوں کا علاج تمہیں معلوم نہیں......تم لوگ بحث کرنے لگتے ہو...... اِن کا علاج جوتا ہے...... یہ کہتے ہوئے گو بد بخت حریف سامنے موجود نہ ہو لیکن وہ اپنے جوتے کی طرف ہاتھ اس طرح لے جاتے تھے گویا اُتار کر ایک اسلحۂ جہاد کی طرح استعمال میں لانے کیلئے تیار ہیں...... اُنہوں نے یہ اسلحہ بارہا استعمال بھی کیا تھا......ایک مثنوی بھی کبھی کبھی شوق میں آکر پڑھتے تھے جو بڑی فصیح و بلیغ تھی ایک شعر اُس کا مجھے اب تک یاد ہے......

وہابی بے حیاء جھوٹے ہیں یارو ۔۔۔ تڑا تڑ جوتیاں تم ان کو مارو

تڑا تڑ کے لفظ پر بہت زور دیتے تھے......گویا اِس شعر میں جس عمل کی تلقین کی گئی ہے اُس کی ساری سپرٹ اِس لفظ میں مضمر ہے۔'

(آزاد کی کہانی، صفحہ ۳۶۰ تا ۳۶۱)

آزاد کے والد ماجد کا انتقال

مرضُ الموت تقریباً دو ہفتے رہا۔ اس سے پہلے وہ بالکل تندرست تھے...... اس موقعہ پر میں پُونا میں تھا...... خبر ملتے ہی کلکتے آیا اور پہنچنے کے چند گھنٹوں بعد انتقال ہوا آخر وقت ہوش و حواس بالکل قائم تھے...... شناخت وغیرہ میں بالکل فرق نہ آیا تھا...... عین وفات کے وقت سے آدھ گھنٹہ پہلے تک مجھ سے باتیں کرتے رہے اور ضروری وصایا فرماتے رہے۔ اس کے بعد کہا میرے پیچھے سے تکیہ ہٹا دو...... ضعف اِس درجہ تھا کہ خود حرکت نہ کر سکتے تھے...... جب وہ لیٹ گئے تو حافظ ولی اللہ مرحوم نے سورۂ یٰس پڑھنا شروع کی...... اُنہوں نے ہاتھ سے اِشارہ کیا...... جس کا بظاہر مطلب یہ تھا کہ روک دو...... اِس پر تعجب ہوا مگر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اُن کے لب ہل رہے تھے...... ایک لمحے کے بعد کسی قدر بلند آواز سے خود پڑھنا شروع کیا اور معلوم ہوا کہ وہ خود ہی سورۂ یٰس پڑھ رہے ہیں...... چنانچہ ہم اُن کی برابر آواز سنتے رہے اور جب اِس آیت پر پہنچے یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَلِیْ وَاجْعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ تو آنکھیں بند کرلیں اور خود دونوں گھٹنے دراز کردیے دس پندرہ منٹ کے بعد جسم کو ایک سخت لرزا ہوا اور جاں بحق تسلیم ہوئے...... یہ عجیب بات ہے کہ کوئی خاص حالت احتضار کی اُن کی وفات میں نظر نہ آئی۔' (آزاد کی کہانی، صفحہ ۱۵۷)

قارئین! ایسی ہی موت کیلئے میرے اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا......

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے
یوں نہ فرمائیں تیرے شاہد کہ وہ فاجر گیا

عرش پہ دھومیں مچیں وہ مومن و صالح ملا
فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیّب و طاہر گیا

جنازہ پر اِجتماع

ممدوح الوہابیہ ابوالکلام آزاد اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ (جو کٹر سُنّی تھے) کے جنازہ پر اجتماع اور اُس کا پُر کیف آنکھوں دیکھا منظر بیان کرتے ہیں کہ...... ’کلکتے میں شاید ہی اتنا مجمع کسی واقع پر ہوا ہو جتنا اُن کے جنازہ پر ہوا...... چند گھنٹوں کے اندر ہی نہ صرف شہر بلکہ اطراف تک خبر پہنچ چکی تھی...... چنانچہ جنازہ اٹھنے کے ساتھ ہی تمام سڑکیں اور نا کے بند ہو گئے گاڑیوں کی نقل و حرکت رُک گئی اور حالت یہ ہو گئی کہ جنازہ گھنٹوں تک صرف لوگوں کے ہاتھوں پر ہی جاتا رہا...... کاندھے کی نوبت ہی نہ آئی......لوگوں کی کثرت کا یہ حال تھا کہ رات کے بارہ بجتے بجتے پانچ مرتبہ جمازِ جنازہ پڑھی گئی۔ ایک مرتبہ جامع مسجد میں اور چار مرتبہ قبرستان کے میدان میں لیکن چھٹی جماعت کے لئے پھر ہزاروں نئے آدمی آ گئے بالآخر بڑی سخت کوشش سے مزید التواء کو روکا اور دفن کیے گئے۔‘

قارئین کرام! گستاخانِ رسول کے کُفر پر وثوق رکھنے اور تشدّد سے اُن کا رَد کرنے والے نہ صرف قطع تعلق کرنے والے بلکہ تقویۃ الایمان یعنی نجدیت وہابیت کے رَد میں ’نجم الرجیم الشیاطین‘ دَس جلدوں میں ہر جلد ضخیم لکھنے والے عاشقِ رسول کے انتقال کا منظر جو کہ ممدوح الوہابیہ کانگریسی آزاد کا اپنا ہی تحریر کردہ ہے۔ آپ نے پڑھا ہے ہم اہلسنّت حضرات کو بھی اُنہیں کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔ اگر یہ طریقہ دُرست نہ ہوتا تو ابوالکلام آزاد کے والد ماجد علیہ الرحمۃ کو ایسی سعادت کبھی نصیب نہ ہوتی یہ سعادت نصیب ہونا بیّن دلیل ہے کہ بدمذہبوں اور گستاخانِ رسول کے ساتھ ایسا سلوک کرنا بالکل دُرست ہے خداوند کریم ثابت قدم رکھے اور حق بات کہنے کی توفیق بخشے...... آمین

شاعر اہلسنّت مولانا حسنؔ رضا خاں

نجدیت نامہ

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کُفر کیا شِرک کا فُضلہ ہے نجاست تیری

خاک مُنھ میں ترے کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر
مٹ گیا دین ملی خاک میں عزّت تیری

تیرے نزدیک ہوا کذبِ الٰہی ممکن
تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمّت تیری

بلکہ کذّاب کیا تونے تو اقرار وقوع
اُف رے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری

علم شیطاں کا ہوا علمِ نبی سے زائد
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری

بزمِ میلاد ہو کانا کے جنم سے بدتر
اَرے اندھے ارے مردود یہ جُرأت تیری

علمِ غیبی میں مجانین و بہائم کا شمول
کُفر آمیز جنوں زا ہے جہالت تیری

یادِ خر سے ہو نمازوں میں خیال اُن کا بُرا
اُف جہنّم کے گدھے اُف یہ خرافت تیری

اُن کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقتِ نماز
ماری جائے گی ترے مُنھ پہ عبادت تیری

ہے کبھی بوم کی حِلّت تو کبھی زاغ حلال
جیفہ خوری کی کہیں جاتی ہے عادت تیری

کھلے لفظوں میں کہے قاضی شوکاں مَدَدے
یا علی سُن کے بگڑ جائے طبیعت تیری

تیری اَٹکے تو وکیلوں سے کرے اِستمداد
اور طبیبوں سے مدد خواہ ہو عِلّت تیری

ہم جو اللہ کے پیاروں سے اعانت چاہیں
شِرک کا چرک اُگلنے لگی مِلّت تیری

عبد وہاب کا بیٹا ہوا شیخ نجدی
اُس کی تقلید سے ثابت ہے، ضلالت تیری

اُسی مُشرک کی ہے تصنیف کتابُ التوحید
جس کے ہر فقرہ پہ ہے مہرِ صداقت تیری

ترجمہ اُس کا ہوا تقویۃ الایماں نام
جس سے بے نور ہوئی چشمِ بصیرت تیری

واقفِ غیب کا ارشاد سناؤں جس نے
کھول دی تجھ سے بہت پہلے حقیقت تیری

زلزلے نجد میں پیدا ہوں فتن برپا ہوں
یعنی ظاہر ہو زمانہ میں شرارت تیری

ہو اُسی خاک سے شیطان کی سنگت پیدا / دیکھ لے آج ہے موجود جماعت تیری
سَر منڈے ہوں گے تو پاجامے گھٹنے ہوں گے / سَر سے پا تک یہی پوری ہے شباہت تیری
اِدّعا ہوگا حدیثوں پہ عمل کرنے کا / نام رکھتی ہے یہی اپنا جماعت تیری
اُن کے اعمال پہ رَشک آئے مسلمانوں کو / اِس سے تو شاد ہوئی ہوگی طبیعت تیری
لیکن اُترے گا نہ قرآن گلوں سے نیچے / ابھی گھبرا نہیں باقی ہے حکایت تیری
نکلیں گے دین سے یوں جیسے نشانہ سے تیر / آج اس تیر کی نخچیر ہے سنگت تیری
اپنی حالت کو حدیثوں سے مطابق کرلے / آپ کھل جائے گی پھر تجھ پہ خباثت تیری
چھوڑ کر ذِکر ترا اب ہے خطاب اپنوں سے / کہ ہے مبغوض مجھے دِل سے حکایت تیری
مرے پیارے مرے اپنے مرے سُنّی بھائی / آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تیری
تجھ سے جو کہتا ہوں تو دِل سے سن انصاف بھی کر / کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری
گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب / غصّہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری
گالیاں دیں اُنہیں شیطانِ لعیں کے پیرو / جن کے صدقے میں ہے ہر دولت ونعمت تیری
جو تجھے پیار کریں جو تجھے اپنا فرمائیں / جن کے دِل کو کرے بے چین اذیّت تیری
جو ترے واسطے تکلیفیں اُٹھائیں کیا کیا / اپنے آرام سے پیاری جنہیں صورت تیری
جاگ کر راتیں عبادت میں جنہوں نے کاٹیں / کس لئے؟ اس لئے کٹ جائے مصیبت تیری
حشر کا دِن نہیں جس روز کسی کا کوئی! / اُس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری
اُن کے دشمن سے تجھے رَبط رہے میل رہے / شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری
تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زِیادہ اُن سے / جوش میں آئی جو اِس درجہ حرارت تیری
اُن کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن / وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری
اُن کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں / دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری
بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی / اُن سے عشق اُن کے عدو سے ہو عداوت تیری

اہلسنّت کا عمل تیری غزل پر ہو حسنؔ
جب میں جانوں کہ ٹھکانے لگی محنت تیری